رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۲ — نمبر ۱۲

اہلحدیث

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ برجاں مسلّم داشتن

اخبار امرتسر

مسئول مدیر ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجراء ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائے گا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ	عـہ
رؤسا و جاگیرداران سے ″	۸ـ
عام خریداران سے ″	۵ـہ
″ ″ ششماہی	۱۲/۲
ممالک غیر سے سالانہ	۱۰ شلنگ
فی پرچہ	۲/

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے۔

امرتسر - ۱۲ شوال المکرم ۱۳۵۳ھ مطابق ۱۸ جنوری ۱۹۳۵ء یوم جمعۃ المبارک

(۲۱۳)

1450

فہرست مضامین

نظم - - - - ص۱
انتخاب الاخبار - - - - - - - ص۲
بہائی دعوے - - - - - ص۳
ہندوستان کے لئے ایک جدید ریفارم سکیم ص۴
(قادیانی مشن) - - - - -
کتب حدیث اور علماء اہل حدیث کی خدمات ص۷
مولانا اشرف علی صاحب - - - ص۹
فلسفہ زکوٰۃ پر اضافہ - - - - - ص۱۰
برہان التفاسیر - - - - - ص۱۱
اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان - ص۱۲
فتاوے ص۱۳ متفرقات - - ص۱۴
ملکی مطلع ص۱۵ اشتہارات - ص۱۶/۲۰

یہ شرف مخصوص تھا اپنے پیمبر کیلئے

از قلم مولوی عبید الرحمن طالب مبارکپوری اعظمی

حمد گوناگوں ہے زیبا رب اکبر کیلئے
اور ہے مدح و ثنا اپنے پیمبر کے لئے

جان و دل ہوں کیوں نہ قرباں ایسے رہبر کیلئے
رہنمائی جس کی تھی فردوس اطہر کے لئے

کون تھا ملتا جسے طغرائے ختم انبیاء
یہ شرف مخصوص تھا اپنے پیمبر کے لئے

رحمۃ للعالمیں اور صاحب خلق عظیم
کیا مبارک تھے لقب عالم کے سرور کیلئے

جب ملیگا موقعۂ محمود ان کو حشر میں
جگ پڑیگا خود مقدر حوض کوثر کیلئے

جلوۂ شق القمر کی اُف وہ حیرت زائیاں
مرحبا یہ معجزے تھے اپنے رہبر کے لئے

مجھ کو بھی طالب کچھ ایسی ہے شفاعت کی امید
دل سے شیدا ہوں شفیع روز محشر کے لئے

مسائل حج - جس میں حج کے طریق، اذکار، مناسک، سب درج ہیں۔ قیمت ۵/ محصول ڈاک ۱/ دفتر اہلحدیث امرتسر سے طلب کریں۔ (منیجر)

ثناء اللہ برقی پریس امرتسر ... باہتمام ابورضا عطاء اللہ پرنٹر و پبلشر ... سے شائع ہوا

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

امرتسر ۶ جنوری کی شام کو ہلال عید صاف طور پر نظر آجانے سے ۷ جنوری کو عید الفطر منائی گئی۔

امرتسر ۱۱ جنوری کو حضور گورنر پنجاب تشریف لائے۔ آپ نے بعد دوپہر اندھ ودھیالہ (جو دروازہ لوہگڑھ کے باہر حال ہی میں تعمیر ہوئی ہے) کا افتتاح فرمایا۔ اور واپس چلے گئے۔

امرتسر میں ایک ہندو اپنے کسی مقروض کے مکان پر قرقی لے کر گیا۔ کسی نے اچانک ہندو کے پیٹ میں چاقو گھونپ دیا۔ جس کے باعث وہ مرگیا۔

ناظرین مطلع رہیں

جن اصحاب کی قیمت اخبار ماہ جنوری میں ختم ہے۔ ان کو اخبار اہلحدیث ۲۸ دسمبر ۳۴ء میں اطلاع دی گئی تھی۔ ۲۴ جنوری تک جن کی طرف سے قیمت اخبار موصول نہ ہوگی۔ ان کو آئندہ پرچہ وی پی بھیجا جائے گا۔ (منیجر)

مولوی سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری پر جو مقدمہ گورداسپور میں دائر ہے۔ اس میں گواہان استغاثہ پر جرح ہو رہی ہے۔

۱۹ جنوری کو پونے سات بجے شام چاند کو گرہن لگیگا جو تقریباً سوا چار گھنٹہ تک رہیگا۔

بنگال کے مشہور و معروف مسلمان سر عبد اللہ سہروردی ممبر لیجسلیٹو اسمبلی چند روز علیل رہ کر فوت ہوگئے۔ انا للہ۔

سردار عبد الرسول خان سابق قونصل جنرل افغانستان مقیم ہند لاہور میو ہسپتال میں انتقال کر گئے۔ انا للہ۔

حکومت ہند نے ملازمین کی تنخواہوں میں پانچ فیصدی جو تخفیف کر رکھی ہے۔ وہ اس سال بھی جاری رہے گی۔

بنگال کے مشہور لیڈر مسٹر سوبھاش چندر بوس حکومت ہند کے حکم سے واپس آنا چلے گئے ہیں۔

پٹنہ کی ایک اطلاع ہے کہ پنجاب میل سے ۸ ماہ حال کو دو بیمہ شدہ پارسل جنکی مالیت تقریباً سولہ ہزار روپیہ تھی۔ چوری ہو گئے۔

ریاست کولہاپور میں کسی وجہ سے پولیس چند مسلمانوں کو گرفتار کرنے گئی مگر پولیس کی مزاحمت کی۔ پھر اس نے گولی چلادی۔ ۹ مسلمان ہلاک اور بیس مجروح ہوئے۔

جالندھر پولیس کیلئے تین کانسٹبلوں کی ضرورت تھی جن کیلئے دو سو سے زائد درخواستیں آئیں جنمیں گریجویٹ بھی تھے۔

مدت مدید اور عرصہ بعید کے بعد

تفسیر ثنائی اُردو جلد پنجم

مکرر چھپ گئی ہے

ناظرین آج ہی فرمایش بھیجکر طلب کرلیں۔ قیمت دو روپیہ (عہ) محصول ڈاک آٹھ آنہ

(منیجر اہلحدیث امرتسر)

معلوم ہوا ہے کہ حکومت پنجاب سائیکلوں پر ٹیکس لگانا چاہتی ہے۔ اس لئے ہر ایک ضلع میں سائیکلوں کی تعداد معلوم کی جارہی ہے۔

فرانس و اٹلی کے تاریخی عہد نامے پر دستخط ہوگئے ہیں۔ اٹلی کو فرانسیسی افریقہ کا ہزار مربع میل رقبہ دیدیا گیا

نواب مظفر خان صاحب صوبہ پنجاب کیطرف سے اسمبلی کے سرکاری ممبر نامزد کئے گئے ہیں۔

حکومت کشمیر نے گلگت کا علاقہ حکومت ہند کے سپرد کر دیا ہے۔

مشہور ترکی خاتون خالدہ ادیب خانم دہلی پہنچ گئی ہیں۔

جزائر مارمورا میں ایک ہیبت ناک زلزلہ آیا۔

ایران میں ایک نوجوان ۱۰ فٹ لمبے قد کا ہے۔

مسلم ہائی سکول ماریشس کی امداد کرو جو مولوی رشید نواب صاحب مکی کی کوشش سے ۱۹۲۶ء سے جاری ہے۔ جس میں فرنچ، انگریزی، عربی، فارسی، اردو علوم کے علاوہ دینی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔ موجودہ اقتصادی بدحالی کی وجہ سے سکول مذکور کو سخت نقصان پہنچ رہا ہے۔ ہمدردان اسلام اپنی اخوت اسلامی کو مدنظر رکھتے ہوئے حتی الامکان امداد فرماکر ثواب حاصل کریں۔ جملہ خط و کتابت و ترسیل زر بپتہ ذیل پر ہو۔ (۱) مولوی حکیم رشید نواب کی مکان ۶۲ گلی ۲۸ رنگون برما۔ (۲) عبد القادر حاجی ابوبکر منیجر مسلم ہائی سکول پورٹ لوئیس ماریشس۔

صلوٰۃ النبی مصنفہ حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی کو جو قبولیت ہوئی ہے اس کا اندازہ اس بات سے ہی لگ جاتا ہے کہ اس کے دو ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ ختم ہو گئے۔ اب تیسرا ایڈیشن تفسیر واضح البیان مکمل ہوجانے کے بعد چھپیگا۔ اس میں اس دفعہ نماز تہجد و نماز تراویح کے مسائل پر کافی روشنی ڈالی جائیگی۔ انشاء اللہ۔

سالنامہ "مسلم راجپوت" امرتسر ماہ جنوری میں اخبار ہذا کا سالنامہ نمبر شائع کیا گیا ہے۔ جس میں راجپوت قوم کو ترقی پر لے جانے کے لئے اصلاحی مضامین لکھے ہیں۔ ضخامت ۲۶×۳۰/۴ کے ۶۰ صفحات۔ سرورق رنگین قیمت ایک روپیہ۔ منیجر "مسلم راجپوت" شریف گنج امرتسر سے طلب کریں۔

عید آنہ فنڈ محمد ہاشم صاحب از کھریاواں ضلع گیا ۱۲؎ معرفت حاجی محمد عباس صاحب متولی مسجد حفیظیہ پرمبور بارکس مدراس ۵؎۔ مولوی عبد القیوم چک رجادی ضلع گجرات ۱؎۔ حکیم اللہ بخش صاحب ماہولہ ۱؎۔ حافظ محمد سلیمان مدنپور ضلع گیا ۱؎۔ مدرسہ دار الحدیث مدینہ حکیم اللہ بخش موصوف ۱؎

۱۱ جنوری کو ایک عیسائی عورت دفتر اہلحدیث میں مسلمان ہوئی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۱۲ شوال المکرم ۱۳۵۳ھ

بہائی دعویٰ

ناظرین "اہلحدیث" شیخ بہاء اللہ ایرانی سے واقف ہونگے۔ آپ ملک ایران کے باشندے تھے۔ ایران میں آپ کا پیدائشی نام (مرزا حسین علی) تھا۔ بعد میں آپ نے کسی مصلحت سے اپنا نام "بہاء اللہ" تجویز کر لیا۔ ہماری تحقیق یہ ہے کہ ہمارے پنجابی نبی مرزا صاحب قادیانی اسی ایرانی مدعی سے مستفیض تھے۔ جیسا کہ ہم نے اپنے رسالہ "بہاء اللہ اور میرزا" میں ثابت کر دکھایا ہے۔ ان دونوں ریفارمروں میں یہ بات بالاتفاق پائی جاتی ہے جیسا کہ یہ دونوں صاحب کہتے ہیں (بلکہ ان کے اتباع بھی ان کی نسبت یہی اعتقاد رکھتے ہیں) کہ ہماری بابت سب انبیاء سابقین نے پیشگوئی کی ہوئی ہے یعنی ہم موعود کل انبیاء ہیں۔ چنانچہ مرزا صاحب قادیانی کے الفاظ اس بارے میں یہ ہیں کہ:۔

"میرے خدا نے عین صدی کے سر پر مجھے مامور فرمایا اور جس قدر دلائل میرے سچا ماننے کے لئے ضروری تھے وہ سب دلائل تمہارے لئے مہیا کر دیئے اور آسمان سے لے کر زمین تک میرے لئے نشان ظاہر کئے اور تمام نبیوں نے ابتدا سے آج تک میرے لئے خبریں دی ہیں۔ پس اگر یہ کاروبار انسان کا ہوتا تو اس قدر دلائل اس میں کبھی جمع نہ ہو سکتے۔" (تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۳)

آج ہم بہائی میگزین کے اس نمبر پر توجہ کرتے ہیں۔ جس میں اڈیٹر صاحب میگزین مذکور نے ایک بہت طویل مضمون اس امر کی توضیح کرنے کے لئے سپرد قلم کیا ہے۔ مضمون کیا ہے بہائی عقائد کا انسائیکلوپیڈیا (فہرست) ہے۔ اسلئے ہم اُسے سارے کا سارا نقل کرینگے تاکہ ہمارے ناظرین کے پاس یہ ذخیرہ موجود رہے اور وہ ان جدید مدعیان کی اور ان کے اتباع کی کوشش کا اندازہ کر سکیں کہ کہاں تک ڈوبتے ہوئے تنکے کا سہارا تلاش کرتے ہیں۔ مضمون بہائی کے نیچے حواشی میں اس کا جواب ملاحظہ فرمائیں۔ چنانچہ اڈیٹر صاحب میگزین لکھتے ہیں کہ:۔

"طلوع بہاء اللہ

جلوۂ موعود: بہا کے معنی ہیں نور، حسن و جمال، جلال، رونق، تازگی۔ یہ لفظ سنسکرت میں بھی بہت آتا ہے۔ ویدوں میں بکثرت استعمال ہوا ہے۔ پالی زبان میں بودھ دھرم کی کتابیں اس کا بہت ذکر کرتی ہیں۔ بلکہ آنے والے موعود کا ذکر کرتے ہوئے بودھ کتب مقدسہ میں فرمایا ہے کہ اس کا نام "امت بہا" ہے اور بہا کے معنی پالی میں بھی وہی ہیں جو سنسکرت اور عربی میں ہیں۔ یعنی نور، جمال، جلال۔ وید میں ایک جگہ فرمایا ہے کہ سب سے پہلے پرماتما کی طرف سے بہا کا ظہور ہوتا ہے پھر اور چیزیں نمودار ہوتی ہیں۔ عبرانی میں بھی عربی کی طرح لفظ بہا بکثرت مستعمل ہے۔ عربی بائیبل میں بھی جہاں آنے والے موعود اعظم کا ذکر ہے وہاں یہ الفاظ ہیں:۔ "ھم یرون مجد الرب بھاء الھنا" کتاب یسعیاہ باب ۳۵ ۲؎ لوگ پروردگار کی عظمت اور ہمارے خدا کے بہآء کو دیکھیں گے۔" صادق اہل کتاب سچے دل سے اس ظہور پر ایمان لا رہے ہیں جو بہاء اللہ کے نام سے جلوہ گر ہوا ہے۔ جس کے معنی ہیں نور خدا۔ اسی حقیقت اور نام کو قرآن مجید میں یوم موعود کی بشارتوں کے ساتھ یوں بتایا گیا ہے۔

واشرقت الارض بنور ربھا (سورہ زمر) اور زمین نور پروردگار سے روشن ہوگی۔

یہی بہاء اللہ کے معنی ہیں یعنی نور خدا وہی نور رب ہے اور بہاء کی بجائے نور کا لفظ تفسیر و تشریح کے لئے اور یہ بتانے کی غرض سے رکھا گیا ہے کہ اصل چیز حقیقت و معنویت ہے۔ یعنی تجلی الٰہی جو جلوہ نما ہوگی۔ اسی کی روشنی عالم میں پھیلے گی۔ اگر حقیقت نہ ہو تو صرف لفظ سے کیا ہو سکتا ہے۔ اسی جلوۂ حقیقت کو کتاب مقدس بائیبل میں بہآء اللہ اور قرآن مجید میں نور رب کہا گیا ہے۔ اور فی الحقیقت تجلی ربانی ہی ہے جو روشنی دکھاتی ہے ورنہ بغیر اس کے انسان اور دنیا دونوں تاریک محض ہیں۔ ۱؎ اور اسی موعود نام "بہآء" کی مناسبت سے اب

۱؎ عربی بائیبل میں بہا آنا بیشک ہے لیکن بحیثیت مرکب اضافی نہ بحیثیت علم۔ ایرانی بہاء اللہ نے اپنا نام بطور علم تجویز کر لیا تھا۔ جیسے عبداللہ عبدالرحمن وغیرہ۔

لغات فیروزی۔ اردو زبان میں مستعمل الفاظ کا مجموعہ (۲؎۵) سنسکرت، ترکی، اردو وغیرہ کے الفاظ مع تلفظ

(باقی آگے صفحہ پر)

یہودی، عیسائی، مسلمان وغیرہ اہل مذاہب جو اس ظہورِ حق کو شناخت کرکے فائز ہوئے۔ نئے نام سے "اہل بہاء" یا "بہائی" کہلاتے ہیں چنانچہ نئے نام کی اطلاع کتاب مقدس نے پہلے دے دی تھی:۔

"تب قومیں تیری راستبازی اور سارے بادشاہ تیری شوکت دیکھیں گے اور تو ایک نئے نام سے کہلائے گا۔ جسے خداوند کا منہ رکھ دے گا۔" (یسعیاہ باب ۶۲)

الحمد للہ خداوند کی طرف سے جو کچھ مقدر تھا ظاہر ہوگیا۔ پروردگار نے اپنا وعدہ پورا کر دیا۔ نبیوں کی صداقت آشکارا ہوئی۔ مقدس کتابوں کے نوشتے پورے ہوگئے۔" (بہائی میگزین صفحہ ۱۸/۱۹ بابت نومبر ۱۹۳۲ء)

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۳) اس کو ترکیب اضافی سے کوئی تعلق نہیں۔ اس کی مثال بالکل یہ ہے کہ قرآن شریف میں آیا ہے لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا ط۔ اس آیت میں "عبداللہ" بحیثیت مرکب اضافی مستعمل ہوا ہے۔ اب اگر کوئی شخص شیخ بہاء اللہ کی طرح اپنا اصلی نام چھوڑ کر نیا نام عبداللہ رکھ لے (جیسے مولوی عبداللہ چکڑالوی نے اپنا پیدائشی نام "غلام نبی" ترک کرکے عبداللہ رکھ لیا تھا) اور کہنے لگے کہ اس آیت میں میری طرف اشارہ ہے۔ تو کیا کوئی عقلمند ایسا دعویٰ مان لیگا؟ کیا یہ بات ماننے کے لائق ہے؟ اس لئے اردو بائیبل میں "یسعیاہ" کے مذکورہ مقولہ کا ترجمہ یوں کیا گیا ہے:۔

وہ خداوند کا جلال اور ہمارے خدا کی حشمت دیکھینگے:

دیکھئے انہوں نے مرکب اضافی کو ملحوظ رکھ کر کیسا صحیح ترجمہ کیا ہے۔ اس طرح کوشش کرکے پیشگوئی بنائی جائے تو ہر ایک عبداللہ آیت مذکورہ (لما قام عبد اللّٰه) کو اپنے حق میں چسپاں کر لیگا۔

اسی طرح قرآن شریف میں "نور رب" سے مراد ۴۴ ۴۴ مرکب اضافی ہے۔ عَلَم نہیں۔ پس معنے یہ ہیں کہ بروز قیامت خدا کی صفت "نور" سے زمین روشن ہوجائیگی۔ یہ نہیں کہ نور سے مراد ضیاء اور ضیاء سے مراد بہاء اور بہاء سے مراد بہاء اللہ۔ کیا خوب!

لطیفہ یہاں پہنچ کر ہمیں حضرت سعدی کی ہزلیات یاد آگئیں۔ آپ نے ایک شخص سے پوچھا "تمہارا نام کیا ہے" اس کمبخت کے مارے نے اپنے نام کے ساتھ حاجی کا لقب لگا دیا۔ شیخ سعدی نے فرمایا۔ حاجی و چاچی تجنیس خطی دارد۔ چاچی کمان را گویند۔ کمان و گمان تجنیس خطی دارد۔ گمان شک را گویند۔ شک و سگ تجنیس خطی دارد۔ معلوم شد کہ تو سگ ہستی۔ بیچارے حاجی صاحب منہ تکتے رہ گئے۔ (باقی)

قادیانی مشن

ہندوستان کیلئے ایک جدید ریفارم سکیم

سائمن اور نہرو رپورٹ سے بہتر

(امت مرزائیہ کے ایک جدید ملہم کی تجویز کردہ)

آج کل ہندوستانی اخباروں میں آئندہ ریفارم سکیم پر ساری توجہ مبذول ہو رہی ہے۔ اصل میں یہ بحث ۱۹۲۷ء سے چلی ہے۔ آج کل جو مسودہ رپورٹ ہندوستانیوں میں زیر بحث ہے وہ ایسا ہے کہ کانگرسی لوگ اس کو بالکل غلط کہتے ہیں۔ وزیر ہند اس کو بہترین سکیم بتاتے ہیں۔ وزیر ہند کا قول ہے کہ اس سے اچھی سکیم کوئی بنا ہی نہیں سکتا۔ آج ہم جو سکیم احمدی ملہم کی پیش کرتے ہیں اسے دیکھ کر وزیر ہند بھی غالباً تسلیم کرینگے کہ واقعی اس سے اچھی کیا اس جیسی سکیم بھی نہیں بن سکتی۔ بالکل صاف بالکل سیدھی نہ اینچ نہ پینچ۔

نوٹ آج ہم جس احمدی ملہم کی پولٹیکل سکیم پیش کرنے کو ہیں یہ وہی صاحب (شیخ غلام محمد سلطان القلم، امام مہدی آخر الزمان و مصلح موعود و قدرت ثانیہ کلمۃ اللہ افسر انچارج خزانہ اعلیٰ سرکار آسمانی بادشاہت خلیفہ سلطان موعود) ہیں جن کا ذکر اخبار اہلحدیث مورخہ ۲۸۔ دسمبر ۱۹۳۲ء میں ہو چکا ہے۔ جنہوں نے لکھا تھا کہ گورنمنٹ میری زوجیت میں آجائیگی۔ جس کے ولیمے کا خرچ دفتر "اہلحدیث" نے اپنے ذمے لیا تھا۔ آج کی سکیم شاید اسی تزویج کی تشریح ہے۔ بہرحال جو کچھ بھی ہے مزیدار ہے۔ اور مرزا صاحب متوفی کی ایک خواب کی تعبیر ہے۔ جس کا ذکر پھر کبھی ہوگا۔ ناظرین اس سکیم کو بغور پڑھیں۔ چنانچہ امام مہدی فرماتے ہیں کہ:۔

"اس وقت حکومت گورنروں، وزراؤں وغیرہ کے ذریعہ تمام خزانہ اور طاقت حکومت کے استعمال سے اپنی حکومتوں کا انتظام چلا رہی ہے۔ جس میں دوسری قوم و مذاہب کے انسان اس کے عملہ سرکاری میں داخل ہیں۔ جن کے متعلق وہ یقین سے نہیں کہہ سکتی کہ وہ سب اس کے پورے وفادار اور امین حکومت و رعایا ہیں۔ اسی طرح وہ آسمانی خدائے واحد کی جانب اور ضرورت حقہ کی آرزو کو قبول کرے۔ اور صوبہ پنجاب سے اس کا کام شروع کردے۔ جہاں میرا تعلق ہندوستان میں صرف موجودہ گورنر پنجاب اور گورنر جنرل ہند سے ہوگا۔ اور تمام درمیانی وسائل سے میں بالاتر اور الگ چلوں گا۔ میرے اور ان ہر دو حکام اعلیٰ کے مابین تعلق خط و کتابت و میل ملاپ اور انتظامات محکمہ کی سرانجام دہی کے لئے حسب ضرورت ایک عملہ اعلیٰ ایسا ہوگا جو اردو و انگریزی خوان مسلمان یا انگریز ہو۔ لیکن اس کا تقرر

کاروبار علمی الفاظ ویب۔ مرزائیت کی تردید میں ایک بے نظیر (۲۱۴) صفحہ کی کتاب۔ قیمت حصہ اول عمر دوم عہ (منیجر اہلحدیث)

میری سفارش کے ساتھ مجوزہ حلف وفاداری کے ساتھ گورنر صوبہ اور گورنر جنرل ہند فرمادیں گے جس تمام انتظام کی منظوری حکومت ہند کو بادشاہ سلامت سلطنت برطانیہ سے حاصل کرنی ہے جس میں میرا تقرر محکمہ اصلاحات خصوصی کے افسر اعلےٰ کی حیثیت میں بھی حکومت کے منتزد مخصوص ہاتھ میں رہے گا۔ جس کے چارج میں ایک مقررہ سالانہ بجٹ کا کلی اختیار رہوگا۔ اور جس کے تمام قواعد وحسابات اور عملہ ماتحت میرے اختیار کلی میں کام کرے گا۔ اور کسی دوسرے محکمہ حکومت اور اس کے عملہ وغیرہ کا اس میں کسی قسم کا دخل نہ ہوگا۔ لیکن میرے محکمہ خصوصی اصلاحات کو تمام حکومت کے محکموں اور ملک کی ماتحت رعایا کے اندر دخل دینے کا پورا حق اور اختیار خصوصی حاصل ہوگا۔ جس کے لئے تمام مشترکہ واحد انتظام عملہ وغیرہ میں مجوزہ حلف وفاداری ساتھ اپنے آخری فیصلہ سے تمام قوموں کے اندر سے سرانجام دوں گا۔ اور ہر سال اس کا نتیجہ حساب خزانہ اور دیگر کارگذاری بوساطت گورنر صوبہ پنجاب ہندوستان کے گورنر جنرل کی خدمت میں بھیجی جایا کریگی۔ جس کی تمام کاروائی میرے اختتامی نوٹ ودستخط کے ماتحت حکومت کی منظورشدہ کاروائی سمجھی جائے گی۔ جس کے کسی حصہ پر حکومت اعتراض کرنے کی مجاز نہ ہوگی۔ ہاں تشریح کرلنے اور آیندہ کے لئے مشورہ دینے کی مجاز ہوگی۔ اور اگر وہ دو سال ابتدائی کے بعد اس سے متفق نہ ہو یا اپنا کسی قسم کا نقصان سمجھے تو اس بات کی پوری مجاز ہوگی کہ اپنا تمام انتظام مجھ سے واپس لے لے۔ اور اگر میری کوئی ذاتی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ انتظام حکومت کے دوران میں موجود پائے تو اُسے بحق حکومت ضبط کرلے۔ میرے پاس نہ اس وقت اس قسم کی کوئی جائداد ہے اور نہ موت تک کوئی ایسی جائداد اکھٹری ہوگی۔ کیونکہ میں اپنے آقائے نامدار حضرت نبی کریم صلعم کا کامل بروز اور حضور محمد صلعم کا غلام ہوں۔ مجھے یہی سبق اسلام نے پڑھایا ہوا ہے۔

حکومت برطانیہ کو مجھے ہر سال کیلئے کم ازکم پانچ لاکھ اور زیادہ سے زیادہ دس لاکھ روپیہ کی آمدنی وخرچ کا بجٹ اپنے مشترکہ خزانہ ہند سے دینا ہوگا جس پر ہر قسم کے خرچ کا مجھے کلی اختیار حاصل ہوگا لیکن تمام اخراجات کی تفاصیل بمعہ رسیدات کے مکمل حساب رکھنے کا اپنے محکمانہ انتظام کے اندر میں پابند ہوں گا۔ جس حساب کا مقابلہ گورنر صوبہ پنجاب یا گورنر جنرل ہند اپنے محکمہ کے اڈیٹرسے بھی حسب ضرورت ہر سال کے بعد کرانے کے مجاز ہونگے اور میرے تمام محکمہ کے عملہ کی تنخواہیں اور ہر قسم کے اخراجات اسی رقم کے بجٹ سے خرچ ہونگے۔ جس میں میری تنخواہ اور افسران اعلےٰ سرکاری کی تنخواہ بھی شامل ہوگی۔ جن سب کی تنخواہوں وگریڈوں کے کل فیصلہ جات اور قواعد متعلقہ کا انتظام میرے سپرد ہوگا۔ اگر دو سال کے کاروبار کے نتائج کے بعد گورنمنٹ ہند کو اس سے اتفاق نہ ہوا۔ تو وہ محکمانہ طور پر اس محکمہ کو توڑ دینے اور آیندہ اپنے ہر قسم کے امدادی ہاتھ کو بند کرلینے کی مجاز ہوگی۔ لیکن میرے آسمانی اور خلافتی کام کو اپنی حکومت کے اندر نہیں توڑ سکے گی۔ اور میں اس صورت میں پابند ہونگا کہ دو سال میں حکومت برطانیہ نے جس قدر بجٹ نقد میرے محکمہ میں خرچ کیا ہو اُسے گورنمنٹ کا قرضہ حسنہ شمار کروں۔ اور اپنے اسلامی خلافتی کاروبار کی آمدنی میں سے حسب گنجائش گورنمنٹ کی رقم باقاعدہ واپس کرتا رہوں جس کے لئے حکومت مجھے یک دم تنگ نہ کریگی بلکہ اپنی رقم کی واپسی کو میری سہولت پر چھوڑ رکھے گی۔ لیکن جو مدد اپنے مشترکہ محکمہ پولیس۔ عدالت۔ فوج وغیرہ سے مجھے دیگی۔ ان کے اخراجات نہ میرے بجٹ میں ڈالے جاوینگے۔ اور نہ ہی بعد میں ان کی کوئی رقم میں ادا کرنے کا ذمہ دار ہوں گا۔ جس میں سے ایک سپیشل تھانہ اور عدالت میرے کام کے لئے حکومت کو وقف کرنی پڑیگی

یہ تمام حدبندیاں اور تشریحات صرف فہم معاملہ اور صفائی حساب کے لئے ہیں۔ ورنہ میں یقین رکھتا ہوں کہ میں نے بہت تھوڑا ہاتھ ہی ابھی خزانہ حکومت کو لگایا ہوگا۔ کہ میرے اپنے آسمانی و زمینی خزانوں کے انبار میرے پاس لگے ہونگے کیونکہ میں اسلام کے اس خدائے واحد کا مظہر اور اس کے انسان کامل (مرزا) کا بروز ہوں۔ جو علم وروح کی کامل طاقت اور صرف کُن سے آپ زمین وآسمان بنا سکتے ہیں۔

اور جو دوسروں کو حکومتوں اور خزانوں سے مالامال کرکے دکھا سکتے ہیں۔ مجھے بھی ایسا ہی کرنا ہے صرف ایک تھوڑا سا حکومت برطانیہ کا امتحان اور عملی قدم ہے۔ جس کے اٹھنے کے بعد وہ دیکھ لے گی کہ میں اور میرا مذہب کیا چیز ہیں اور کس علم وعمل کے کامل اتحاد اور وحدت کا نام ہیں۔ اور ان سے کس قدر انسانی قومی اور ملکی مذہبی اور حکومتی اصلاح سلطنت برطانیہ کے اندر ظہور میں آتی ہے۔ جس کو ان کے کروڑوں پونڈ اور صدیوں کے علوم اور ہمتیں ہرگز ہرگز پورا کرکے نہیں دکھا سکتیں۔ جس کے لئے مجھے تمام کام قرآن شریف کی کامل تابعداری کے اندر سرانجام دینا ہوگا۔ کیونکہ اسی کی برتریوں، برکتوں، خوبیوں اور اعلیٰ عملی نتائج کا مجھے اظہار دکھلانا ہے جس میں حکومت وقت کے ان تمام حصوں سے مجھے اتحاد رہیگا جو اسلامی اصولوں کے مطابق کھڑے ہیں۔ اور مخالف حصہ قوانین حکومت کی تبدیلی کی تکمیل تک میرے کام کا دائرہ خالص قرآن شریف کی آسمانی کتاب قوانین کے اندر ہی رہے گا۔ اور میرے تمام اصلاحی معاملات انہی کی حدود کے اندر نہایت عدل وانصاف سے طے پا ئینگے۔ مجھے حکومت کو یہ خوشخبری دینی ہے

معیار حق۔ تبلیغ کی زریں ہدایات [illegible] (۲۱۴) [illegible]

ahmadimuslim.de

کہ میرے جد امجد حضرت محمد الرسول اللہ صلعم کا روحانی و جسمانی اس قدر خزانہ آسمان و زمین پر موجود ہے جن کو کوئی حکومت گن نہیں سکتی۔ جن سب کا قانونی چارج بطور ورثہ مجھے لے کر اپنے محکمہ اصلاح میں خزانہ حکومت میں شامل کرنا ہے۔ اور ایک بالکل تازہ اور کثیر خزانہ و جائداد میرے روحانی باپ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود کی چھوڑی ہوئی ہے۔ جس کو بہت جلد میں نے قانونی طور پر اپنے ورثہ میں شامل کرکے خزانہ حکومت میں داخل کرنا ہے۔ اور یہ تمام خزانے اور جائدادیں میری ہر قسم کی قرآنی احکامات و حکومت وقت کے قوانین کی محکم گرفت میں موجود ہیں۔ جن کا صرف فیصلہ حکومت کے بعد مجھے عدل کے ساتھ چارج لے کر دکھلا دینا ہے۔ کیونکہ ان تمام کثیر اموال اور جائدادوں کے منتظم خائن اور مکار و چور اور سخت نااہل واقع ہو چکے ہیں۔ جو اس قابل نہیں رہے کہ کوئی آسمانی یا زمینی کام ان کے ہاتھ میں باقی رکھا جائے۔ جن سب کی اصلاح کے لئے مجھے خدائے واحد نے بھیجا ہے۔ تاکہ ان سب کو معطل کرکے مناسب سزائیں دے کر کام کو بہترین امین ہاتھوں کے سپرد کر دیا جائے۔ جن کے ماتحت قومیں سخت کمزور اور بے وقوف ہو چکی ہیں۔ جن کے جتھوں کی قوت پر وہ سب دنیا میں اصلاح اور نیکی پھیلانے کی بجائے جرم اور خیانت و جھوٹ کو پھیلا رہے ہیں" الخ

(نمبر ہفتم۔ صفحہ ۵۳ تا ۵۶)

اہلحدیث ہم تو اس سکیم کے بالکل موید ہیں۔ مگر دیکھئے انگریزی حکومت اس پر کیا توجہ کرتی ہے بہرحال سکیم اچھی ہے۔ تاہم شیخ صاحب موصوف اپنی اس رفعت شان میں اخبار "اہلحدیث" کے سٹاف کو نہ بھولیں گے۔ غور فرمائیں کہ آپ کے سگے اور سوتیلے بھائیوں (پیغامیوں اور قادیانیوں) کے کسی اخبار نے آپ کی سکیم پر ایک حرف بھی نہیں لکھا۔ لیکن "اہلحدیث" نے اس کو اصل الفاظ میں شائع کیا۔ اس لئے بوقت خاص اس خدمت کا معاوضہ ملنے کی امید ہے۔ ورنہ کہا جائے گا ؎

گل پھینکے ہیں اوروں کی طرف بلکہ ثمر بھی
اے ابر کرم بحر سخا کچھ تو ادھر بھی

کتب حدیث اور علماء اہل حدیث کی خدمات

آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس سے ایک پُر زور اپیل

(بقلم مولوی انیس الرحمن صاحب صدر مدرس مدرسہ دار العلوم باسیہ پٹلوہ)

تمہید ناظرین کرام! میری گستاخیاں، پھر غلطیاں، معاف فرمائیں۔ بہت ممکن ہے کہ آپ کو میری اس خامہ فرسائی سے دلچسپی نہ ہو۔ چند باتیں جو مدت سے ناچیز کے دل میں کھٹک رہی ہیں ان کا عرض کر دینا اپنے ذمے فرض سمجھا۔ مجھے اپنے عدم بضاعت کا مکرر اقرار ہے کہ اس مضمون میں مذروح ہے اور نہ جان۔ مگر ممکن ہے اس سے میرے محترم اہل بصیرت علماء و صلحاء بقول سعدیؒ ؎

نہ گویند از سر بازیچہ حرفے
کز و پندے نگیرد صاحب ہوش

کوئی صحیح معنی اخذ فرمائینگے اور کسی صحیح نتیجہ پر پہنچیں گے اور اگر اس میں غلطی یا خلاف واقع کوئی بات پائینگے تو امید ہے کہ ضرور اس پر بذریعہ اخبار ہذا عاجز کو اطلاع دینگے۔

تقریباً آج سے تین سال قبل جب میری چھ سالہ زندگی مظاہر العلوم سہارن پور اور دار العلوم دیوبند میں گزر رہی تھی۔ میں اس خیال بلکہ یقین میں تھا کہ میدان تصنیف کے شہسوار صرف علماء احناف متقدمین و متاخرین ہی ہیں یا دوسرے فرقہ کے علماء ہیں۔ جن میں علماء اہل حدیث کو کوئی دخل نہیں۔ نہ انکی تصنیفات ہیں نہ حواشی نہ شروح۔ اس لئے کہ کتب درسیہ وغیر درسیہ دینیات و فنونات کی تصنیفات و حواشی و شروح صرف انہی کی ہیں۔ مگر اس سے بھی مجھے چنداں عجب نہ تھا۔ اس لئے کہ اگرچہ اس وقت تک مجھے مذہب اہل حدیث سے اتنی واقفیت نہ تھی مگر اتنا معلوم تھا کہ ان کے مذہب کی اصل اصول کتاب صرف قرآن مجید و احادیث ہی ہیں دیگر ہیچ۔ لیکن سال دورہ میں میرا وہ عجب انتہا کو پہنچا۔ کیونکہ جماعت دورہ میں وہاں دس کتابیں ہوتی ہیں۔ صحاح ستہ کے علاوہ موطا امام مالکؒ و محمدؒ شمائل للترمذی اور شرح معانی الآثار للطحاوی۔ جن میں سے دو (یعنی طحاوی و مؤطا امام محمد) کے مؤلف خود حنفی ہی ہیں۔ علاوہ ازیں ساری کے حواشی حنفیہ کے ہیں۔ اور عجب نہ ہو کیونکہ صحاح ستہ میں سے اہل حدیث کی وہ مایہ ناز کتاب (یعنی اصح الکتب بعد کتاب اللہ صحیح البخاری) ہے مگر اس پر بھی حاشیہ ہے تو حضرات احناف کا۔ پس اس وقت میرا یہ عقیدہ تھا کہ اہل حدیث میں یا تو کوئی ایسے قابل علماء نہیں جو ان کتب دین کی شرح لکھ سکیں یا ان پر حواشی چڑھائیں۔ جس وجہ سے مجبوراً احناف کی محشی کتب پڑھتے پڑھاتے چلے جاتے ہیں۔ یا اگر لائق علماء ہیں بھی مگر اہل حدیث میں کوئی ایسے امراء و رؤسا نہیں جو ان کتب کے طبع کا متکفل ہو سکیں؟ مگر میرے اس خیال کی غلطی اس وقت معلوم ہوئی جب میں دار العلوم سے فراغت کے بعد دار الحدیث رحمانیہ دہلی آیا۔ اور روزمرہ علماء اہل حدیث کے تذکرے سننے میں آنے لگے۔ شیر پنجاب اور سیف بنارسی کی صدائیں کانوں میں گونجنے لگیں۔ اور شیخ عطاء الرحمن اور حافظ حمید اللہ جیسے سیٹھ و رئیس کی جو دحاتمی و دریا دلی بچشم خود دیکھی۔ پس معلوم ہوا کہ اہل حدیث میں مؤلف و مصنف بھی ہیں اور محشی و

اثبات التوحید، قاضی فضل احمد لدھیانوی کی کتاب کا دندان شکن جواب۔ قیمت ۸ (دیکھو) (۲۱۸)

ahmadimuslim.de

شارح بھی۔ نیز بفضلہ تعالیٰ امراء و رؤسا کی بھی اہلحدیث میں کچھ کمی نہیں۔ مگر ان تمام کے باوجود حیرت اس بات کی تھی کہ پھر علماء و طلباء اہل حدیث کیوں احناف کے در پہ گدا ہیں۔ جب ان میں ایسے لائق ترین علماء موجود ہیں جو کسی علم و فن میں علماء احناف سے کم نہیں۔ پھر ان کے ہاتھ کیوں احناف کی محشی کتب و شروح موجود ہیں۔ جس سے وہ شب و روز مطالعہ کر رہے ہیں۔ اور جس کی وجہ سے طلباء اہل حدیث کی ذہنیت روز بروز بدلتی جا رہی ہے۔ اب اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں اس بات کی تشریح کرونگا کہ کون کونسی کتابیں اہل حدیث کی ہیں جس پر اہل حدیث کا تحشیہ ہونا چاہیئے مگر نہیں۔ اور کونسی کتابیں ہیں جس پر حاشیہ یا شرح ہے مگر ان کی طرف ہمارے امراء و رؤسا اہل حدیث توجہ نہیں فرماتے۔ جس کی وجہ سے علماء و طلباء اہل حدیث کو نقصان عظیم پہنچ رہا ہے والموفق والمعین۔

قرآن مجید کی طباعت اہل حدیث میں نہیں

ممکن ہے آپ کو تعجب نہ ہو۔ مجھے تو حیرت ہے کہ اہل حدیث کے اصل دین کی وہ اول کتاب جس پر وہ جتنا بھی فخر کریں بجا ہے۔ کہ ہم وہ ایک فرد جماعت ہیں جن کے یہاں ہی صرف قرآن کریم کی تعلیم و تدریس باقی ہے اور یہ کوئی مبالغہ نہیں بلکہ نفس الامر ہے کہ عالم اسلام میں اہل حدیث ہی ایک جماعت ہے جن کے یہاں شب و روز تلاوت قرآن مجید کے علاوہ ہر صبح و شام اس کا درس ترجمہ بھی ہوتا ہے۔ اور ان کے یہاں تفاسیر باقاعدہ پڑھانے کی کوشش کی جاتی ہے اگرچہ یہ کوشش بھی ناکافی ہے۔ بلکہ قرآن کریم کا رتبہ عالیہ تو اس سے بھی بالاتر تھا کہ دنیا کے ان علوم عالیہ (۱) (جو حقیقت میں ... کہلانے کے لائق ہیں) کو چھوڑ کر یا ان کو آلہ بنا کر علوم و معارف قرآنیہ کی طرف توجہ کرتے اور اسی کو اپنا دستور العمل بناتے۔ آپ اگر غور کریں تو معلوم ہوگا کہ ہماری پستی و انحطاط کا راز اسی میں مضمر ہے کہ قرآن حکیم کو ہم چھوڑ چکے ہیں۔ جیسا ہمیں قرآن سے برتاؤ کرنا چاہیئے تھا ہم نے نہیں کیا خیر تاہم خدا کا شکر ہے کہ ہم نے نبذوا وراء ظھورھم کے درجہ کو نہیں پہنچایا۔ بہت سی بڑی بڑی اسلامی درسگاہوں سے کلام مجید کا ترجمہ اٹھ گیا ہے اور کہیں صرف سورہ فاتحہ کا ترجمہ تبرکاً رکھا گیا ہے۔ اہل حدیث نے کلام مجید کو صرف سر و آنکھوں پر لگانے اور رمضان اور تراویح و جنازہ میں ختم پڑھنے کے لئے نہیں رکھا۔ جیسا کہ دوسروں نے کیا ہے۔

مگر دریافت طلب امر یہ ہے کہ پھر کیا وجہ کہ آج اہل حدیث کے مطبع میں مسنون قرأت کے مطابق قرآن مجید کی طباعت نہ ہوئی۔ کیا موجودہ مطبوعہ قرآن مجید جس کو ہم ہاتھ باہاتھ لئے پھر رہے ہیں یہ مسنون قرأت کے مطابق ہے؟ ان قرآن مجیدوں میں جو وقف لازم وقف غفران، وقف مطلق، سکتہ، وقف مجوز، وقف جائز، وقف معانقہ وغیرہ حواشی اور آیتوں پر لکھے نظر آتے ہیں۔ کیا اس کا ثبوت صحیح حدیث میں ہے؟ اور کیا ان کا ماننا ضروری ہے؟ اور کہیں آیتوں پر م ط ج اور کہیں لآ لکھا ہوا ہوتا ہے۔ اور تمام قرآن مجید میں چار جگہ سکتہ ہے۔ جس کے معنی یہ ہیں کہ بغیر سانس توڑے ٹھہرے۔ جیسے سورہ یٰسین میں مِنْ مَّرْقَدِنَا ھٰذَا اور سورہ قیامت میں وَقِیْلَ مَنْ رَاقٍ وغیرہ میں سکتہ ہے۔ پس کیا یہاں مرقدنا کے نا پر اور مَنْ پر سکتہ کرنا ضروری ہے؟ اگر ہے تو کیا حدیث صحیح میں ثبوت ہے؟ اور ہو کیسے حالانکہ اس کے خلاف ترمذی کی روایت بایں الفاظ موجود ہے اگرچہ اس میں کسی قدر ضعف ہے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقطع قرأتہ یقول الحمد للہ رب العلمین ۝ ثم یقف ثم یقول الرحمٰن الرحیم ثم یقف پس یہ حدیث تو صریح دال ہے کہ آپ ہر آیت پر ہی وقف کرتے تھے اور وسط میں نہیں کرتے تھے۔ پس ان وقوف و سکتات کی کوئی شرعی حقیقت نہیں معلوم ہوتی۔ بیش ازیں نیست کہ قرار نے بعد میں ان امور کو ایجاد کیا ہے۔ اس کے علاوہ بخاری کی روایت سے اشارہ ملتا ہے جہاں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی قرأت کے متعلق دریافت کیا گیا تھا۔ عن قتادۃ قال سئل انس کیف کانت قرأۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال کانت مدا ثم قرأ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یمد ببسم اللہ و یمد بالرحمٰن و یمد بالرحیم (بخاری ص۷۵۴) یعنی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ حضورؐ کی قرأت کیسی تھی۔ کہا کہ آپکی قرأت مداً تھی (یعنی آپ حروف کو بڑھا بڑھا کر پڑھتے تھے) پھر انہوں نے پوری آیت بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر بتایا کہ آپ بسم اللہ کو بڑھاتے تھے پھر الرحمٰن کو پھر الرحیم کو۔ پس حضرت انس نے آیت کے درمیان وقف کر کے نہ بتایا۔ تو معلوم ہوا کہ آپ آیت کے درمیان وقف نہ کرتے تھے۔ نہ جیسے احناف کے یہاں کے مطبوعہ قرآن مجید میں لکھا ہے یا احناف کے یہاں مروج ہے۔ میری تصدیق وہ حضرات کرینگے جنہوں نے کبھی ان کی قرأت سنی ہوگی۔ وہ آیت پر تو وقف نہیں کریں گے مگر بختہ آیت کو توڑ کر آیت کے وسط میں وقف کرتے ہیں۔ جیسا کہ مولانا عبدالوہاب صاحب کے مطبوعہ قرآن مجید کے خاتمہ میں دکھایا ہے کہ قدیرہ الذی میں رے کو الذی کے ساتھ ملا کر پڑھنا اور الغفور ۝ الذی میں رے کو الذی کے ساتھ ملا کر پڑھنا خلاف قرأت نبویہ ہے۔ نیز آیت کے وسط میں طباقاً ما تریٰ میں طباقا پر وقف کرنا اور عملاً ھو ھو میں عملاً پر وقف کرنا خلاف سنت ہے بلکہ قدیرہ الذی اور الغفور ۝ الذی مطابق سنت ہے۔ اور اسی طرح طباقاً ما تریٰ اور عملاً و ھو کو ملا کر پڑھنا موافق سنت نبویہ ہے۔

بہرحال قرأت مروجہ بین الاحناف اگر مسنونہ نہیں (اور وہ یقیناً نہیں) تو کیا وجہ کہ اہل حدیث کے ہاتھ ان قرآن مجیدوں کے علاوہ دوسرے کوئی کلام مجید نہیں اور ان کے مطبع میں کیوں مسنون قرأت کے مطابق کلام مجید نہیں چھپایا جاتا۔ اگر اہل حدیث کا ترجمہ لکھا ہوا قرآن مجید بھی چھپا تو وہی حنفی پریسوں

غنیۃ الطالبین از حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی (۳۱۹) (اردو ترجمہ) قیمت ... دفتر اہلحدیث امرتسر

ہیں جس کی وجہ سے ان میں بھی وہی طآج وغیرہ اور وسط آیت میں قفؔ اور لآ وغیرہ نظر آتے ہیں۔ جیسے ڈپٹی نذیر حسین صاحب کا ترجمہ والا وہ بڑی تقطیع کا قرآن مجید۔ اور مولانا وحید الزمان صاحب کی تبویب القرآن۔ ان میں بھی وہی بات پائی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ حافظ حمید اللہ صاحب و دیگر دہلی کے رؤسا کے یہاں جو کلام مجید مفت تقسیم ہوتے ہیں ان کے یہاں سے بھی خدا کی مرضی وہی احناف کے ہاتھ کے مطبوعہ کلام مجید دئیے جاتے ہیں۔ اور دوسری طرف اگر یہ مروجہ قرأت وطباعت قرآن مجید صحیح ہے تو پھر کیا وجہ کہ جو قرآن مجید کہ مولنا عبدالوہاب صاحب کے "مسنون قرأت والا قرآن مجید" کے نام سے (ہندوستان الکٹرک پرنٹنگ ورکس دہلی میں) چھاپا گیا اس کے خلاف کسی اہل حدیث علماء کو قلم اٹھاتے ہوئے نہیں دیکھا گیا۔ کہ یہ قرأت مسنونہ، مسنونہ نہیں بلکہ وہی مروجہ قرأت ہی قرأت مسنونہ ہے۔

ممکن ہے آپ کو میرے اس واقعہ سے کسی قدر دلچسپی ہو۔ جس کا ذکر کرنا یہاں بے جا نہ ہوگا۔ میں اپنی دوران تعلیم میں دارالعلوم دیوبند سے ایک دفعہ دہلی سیر کرنے آیا اور میرے محترم دوست مولوی سلطان احمد صاحب کے یہاں کئی روز مہمان رہا۔ ان دنوں میں ان سے معلوم ہوا کہ آج تک کسی اہل حدیث نے قرآن مجید کی طباعت نہیں کی نہ کسی اہل حدیث کے مطبع میں چھپا اور نہ اہل حدیث کے اہتمام سے۔ صرف یہی ایک مسنون قرأت والا قرآن مجید ہے جو سب سے اول اہل حدیث کے یہاں چھپا اور وہ مسنون قرأت کے مطابق ہے۔ پس ان کی ترغیب سے باوجود کہ میرے پاس دوسرے اور کلام مجید اور حمائل شریف رکھے ہوئے تھے نیز دہلی میں رمضان شریف میں عموماً مفت کلام مجید بہت سی جگہ ملا کرتے ہیں میں نے ایک نسخہ مجلد ایک روپیہ چار آنہ ہدیہ سے خریدا (اس کے ساتھ ایک کتاب اور خریدی، جس کا ذکر عنقریب کروں گا) اگرچہ ان چند دنوں (جو دہلی میں ساکن رہا) کے علاوہ دیوبند میں عیاناً کھول کر تلاوت کا موقع نہ آیا۔ اس لئے کہ میرے پاس کسی اہل حدیث کے یہاں کا چھپا ہوا کلام مجید کا پایا جانا میری عدم تقلیدیت پر محمول ہوگا جس سے میرا دیوبند رہنا دشوار ہو جائے گا۔ خیر اہل حدیث کے یہاں کا قرآن مجید سمجھ کر کبھی کبھی چھپکے سے دیکھ لیا کرتا تھا۔ اور اب بھی بفضلہ تعالےٰ زیر تلاوت ہے۔ مگر صد افسوس کہ اس میں غلطیوں کی کوئی تعداد نہیں۔ زیر، زبر، نقطہ کی غلطی۔ حتیٰ کہ ایک دو جگہ میں آیت بھی لکھنے سے رہ گئی ہے۔ جس کو مجبوراً حاشیہ سے نیچے لگانا پڑا۔ اس کے علاوہ چھپائی، جلد وغیرہ بھی ناقص۔ جس سے اوراق کھلے جا رہے ہیں۔ خیر پھر بھی خدا کا شکر کہ اہل حدیث کے یہاں کا طبع شدہ اور مسنون قرأت کے دعوے پر ہے۔

اصل سوال کیا اہل حدیث امراء ورؤسا کا فرض نہیں کہ زرکثیر ہی صحیح خرچ کر کے قرآن مجید مسنون قرأت کے مطابق چھاپیں اور اس کی توسیع میں کوشش کریں؟ جہاں وہ حضرات اور قرآن مجید مفت تقسیم کرتے ہیں جیسا کہ رؤسا اہل حدیث دہلی کے ہاں سے برابر ملا کرتا ہے اس کی جگہ اپنے یہاں صحیح اچھے کاغذ اور اچھی طباعت کے ساتھ چھاپ کر مفت تقسیم کریں۔

اخبار "اہلحدیث" سال رواں کے گذشتہ ۲۶ جمادی الاول ۱۳۵۳ھ کے پرچہ میں انجمن حمایت اسلام لاہور کے قرآن مجید صحیح چھاپنے کے لئے ایک مجلس منتظمہ قائم کرنے کی تجویز پر ہمارے محترم حضرت مولنا ثناء اللہ صاحب نے اظہار مسرت فرمایا۔ آپ اس پر تحریر فرماتے ہیں:

"یہ ایک ایسی تجویز ہے کہ ہر مسلمان اس کو پسند کریگا۔ انجمن کو چاہئے کہ اس کام میں دیر نہ کرے نہ کسی سے صلاح کرے بلکہ اپنے ہاتھ یہ کام لے کر اس پر عملدرآمد شروع کردے"

اگر گستاخی معاف ہو تو عرض کرسکتا ہوں کہ کیا یہ انجمن حمایت اسلام لاہور ہی کا فریضہ ہے؟ اور جناب کا خود یا دوسرے حضرات رؤسا اہل حدیث کا فریضہ نہیں کہ قرآن مجید کو صحیح اور قرأت مسنونہ کے ساتھ چھاپنے کا انتظام اپنے ہاتھ لیں۔ مجھے علم نہیں کہ انجمن حمایت اسلام احناف کی ہے یا اہلحدیث کی۔ غالباً احناف کی ہے۔[1] بس صحت طباعت کلام مجید کی احناف کا تو فریضہ ہے مگر اہل حدیث کا نہیں۔ اور اس پر ہم صرف اظہار مسرت کر کے اپنا فریضہ ختم کردیں اور بس۔ نہیں۔ بلکہ میرا عقیدہ تو گواہی دیتا ہے کہ یہ کام دراصل جماعت اہل حدیث ہی کا ہے۔ اس لئے کہ وہی اصل میں ؎

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن

کی مدعی ہے۔ (باقی)

(بقیہ مضمون از صفحہ ۱)

ہمارے خیال میں اس سے ثابت ہوتا ہے کہ انسان کا حساب کتاب محض بیکار ہے۔ انتظام خداوندی یہی ہے جو چیز زیادہ خرچ کی جائے اس کی ترقی ہوگی۔ اور جو چیز خرچ نہ کی جائے اس کی ترقی نہ ہوگی۔

زکوٰۃ دینے والوں کو ان باتوں پر غور کر کے اطمینان رکھنا چاہئے کہ خداوند کریم کا جو انتظام ہے جس طرح ان چیزوں کو گھٹنے نہیں دیتا۔ زکوٰۃ ادا کرنے سے روپیہ گھٹا دیگا نہیں۔ (دوسری کسی وجہ سے نقصان ہو تو اور بات ہے) ہم لوگوں کو زکوٰۃ ادا کرنے میں جبر معلوم ہوتا ہے۔ ان سب باتوں پر غور کر کے ہمت کر کے ادا کریں۔ پھر دیکھیں خداوند کریم کسطرح برکت دیتا ہے (انشاءاللہ) اور یہ خیال کریں کہ چالیس روپیہ سے زیادہ ہوگا تب بھی تو ایک روپیہ دینا ہوگا۔ اگر خدا نہ دے تو کون زکوٰۃ ادا کرنے پر مجبور کریگا۔ ہمارا تو دل چاہتا ہے کہ خداوند کریم ہم کو اس قدر دے کہ لاکھوں بلکہ کروڑوں روپیہ ہم کو زکوٰۃ کا ادا کرنا پڑے۔ اس میں ہمارا نقصان نہیں بلکہ فائدہ ہے۔ خدا دیگا تب ہی دیا جائیگا۔

[1] انجمن میں سب لوگ ہیں۔ تصحیح قرآن کی مولانا ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے کی ہے۔ (اہلحدیث)

فتوح الغیب (اردو ترجمہ) حضرت شیخ عبدالقادر (۲۲۰) جیلانی کی مشہور کتاب

ahmadimuslim.de

مولانا اشرف علی

نامہ نگار کے مضمون کی ایک قسط سابقہ پرچے میں درج ہو چکی ہے۔ (مدیر)

حدیث۔ عن الاسود بن یزید قال اتانا معاذ رضہ بالیمن معلمًا و امیرًا فسألناہ عن رجل توفی وترک ابنة واختا فقضی للابنة بالنصف وللاخت النصف ورسول اللّٰہ صلے اللّٰہ علیہ وسلم حیٌّ اخرجہ البخاری وھذا لفظہ و ابوداؤد تیسیر کلکتہ ص۳۷۹ کتاب الفرائض۔

مولانا اشرف علی فرماتے ہیں:۔

"اسود بن یزید سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ حضرت معاذ رضہ ہمارے یہاں تعلیم کنندہ احکام دین اور حاکم بن کر آئے ہم نے ان سے یہ مسئلہ پوچھا کہ ایک شخص مر گیا اور اس نے ایک بیٹی اور ایک بہن وارث چھوڑی حضرت معاذ رضہ نے نصف کا بیٹی کیلئے اور نصف کا بہن کے لئے حکم فرمایا اور رسول اللّٰہ صلے اللّٰہ علیہ وسلم اس وقت زندہ تھے روایت کیا اسکو بخاری اور ابوداؤد نے اور یہ الفاظ بخاری کے ہیں۔ اس سے جسطرح تقلید کا سنت ہونا ثابت ہے جیسا کہ اس مقام پر اس کی تقریر کی گئی ہے اسیطرح تقلید شخصی بھی ثابت ہوتی ہے۔ کیونکہ جب رسول اللّٰہ صلعم نے حضرت معاذ رضہ کو تعلیم احکام کیلئے یمن بھیجا تھا تو یقینًا اہل یمن کو اجازت دی کہ ہر مسئلہ میں ان سے رجوع کر سکتے ہیں۔ اور یہی تقلید شخصی ہے جیسا اوپر بیان ہوا۔"

ناظرین! مولانا نے جو اس حدیث سے تقلید شخصی پر استدلال کیا ہے اس میں انہوں نے غلطی کھائی ہے۔ مولانا نے یہاں صرف حوالہ پر اکتفا کیا تھا۔ مگر ہم نے مولانا کے اسی رسالہ کے مقصد اول سے پوری حدیث مع ترجمہ کے اوپر نقل کر دی تاکہ عوام کے سمجھنے میں آسانی ہو جائے۔ اب اصل جواب سنئے مولانا کا اس حدیث سے تقلید شخصی پر استدلال کرنا بچند وجوہ صحیح نہیں ہے۔

اولًا۔ اس وجہ سے کہ تقلید کہتے ہیں کسی کی بات مان لینا بغیر دلیل کے اور یہاں حضرت معاذ رضہ نے جو حکم کیا یا فیصلہ دیا وہ بعینہ فرمان نبوی صلعم ہے جو بدلالۃ دلیل ہے۔ فافہم

ثانیًا۔ اس وجہ سے کہ اگر تقلید شخصی پر استدلال کیا جائے تو لازم آتا ہے کہ رسول اللّٰہ صلعم کی حین حیات تک صرف ان کی تقلید کی جائے درآنحالیکہ حضرت معاذ رضہ زندہ ہوں ورنہ آپ کی دلیل اول باطل ہوئی جاتی ہے۔ کیونکہ آپ نے دلیل اول سے بعد وفات نبی کریم صلے اللّٰہ علیہ وسلم شیخین کی تقلید کو ثابت کیا ہے اور یہ مولانا کی تقلید شخصی الیٰ یوم القیمۃ کے بالکل مخالف ہے جس کے ثابت کرنے کے درپے ہیں۔ ناظرین! آپ لوگوں نے دیکھا مولنا سے اتنی ہی دور میں دلیل اول کا ذہول ہو گیا اور اتنی فاش غلطی کی۔

استفسار } کیا مولنا یہ بتا سکتے ہیں کہ رسول اللّٰہ صلے اللّٰہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اہل یمن وغیرہ نے حضرت معاذ رضہ سے مسئلہ پوچھنا ترک کیا یا نہیں۔ اگر آپ فرما دیں کہ ترک کیا تو یہ محض بے دلیل اور غلط ہے کیونکہ حضرت عمر نے خود یہ فرمایا ہے کہ جس کسی کو فقہ سیکھنا ہو وہ حضرت معاذ رضہ کے پاس جائے۔ (ازالۃ الخفاء ص۲) عن عمر رضہ خطبھم بالجابیة فقال من اراد القرآن فلیات ابیًّا ومن اراد ان یسأل عن الفرائض فلیات زیدًا ومن اراد ان یسأل عن الفقہ فلیات معاذًا ومن اراد ان یسأل عن المال فلیاتنی فان اللّٰہ جعلنی لہ خازنا و قاسمًا۔ اس کے علاوہ بہت سی دلیلیں ہیں جو اس بات کو بتاتی ہیں کہ حضرت معاذ رضہ سے لوگ مسئلہ پوچھتے تھے۔ مگر طوالت کے خوف سے نہیں نقل کرتا۔ اور اگر آپ یہ فرما دیں کہ لوگوں نے نہیں ترک کیا تو بے شک یہ صحیح ہے جیسا اوپر ثابت ہوا مگر یہ آپ کے حق میں سم قاتل ہے کیونکہ آپ کی دلیل اول جو پہلے گذر چکی ہے باطل ہوئی جاتی ہے پس معلوم ہوا کہ اقتدوا بالذین من بعدی الخ کا کوئی اور مطلب ہے آپ کے علاوہ فافہم۔

ثالثًا۔ اس وجہ سے کہ حضرت معاذ رضہ تعلیم قرآن و حدیث اور حاکم بنا کر یمن بھیجے گئے تھے پس اس سے تقلید پر اگر استدلال کیا جائے تو لازم آتا ہے کہ اس وقت کوئی حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی نہ ہو بلکہ کوئی اشرفی اور کوئی حسینی وغیرہ ہو۔ کیونکہ جب حضرت معاذ رضہ رسول اللّٰہ صلے اللّٰہ علیہ وسلم کے حین حیات میں آپ کی حدیثوں کو سکھلاتے اور سناتے تھے لوگ ان کے مقلد ہوتے تو آپ حضرات متقلدین تو کہیں زیادہ حق رکھتے ہیں کہ لوگ آپ حضرات کے مقلد ہوں۔ اس واسطے کہ امام ابوحنیفہ رح کے آپ لوگ جانشین ہیں۔ انہیں کی باتوں کو پڑھاتے اور سکھلاتے ہیں۔ اور رات دن وعظ تذکیر کرتے ہیں۔ پس مولنا کو میں رائے دیتا ہوں کہ آپ ضرور بالضرور اپنی کمپنی اور مریدوں میں یہ اعلان کر دیں کہ آج سے لوگ اپنے کو بجائے حنفی کے اشرفی لکھا کریں۔ یا جن کے پاس پڑھیں انہیں کی طرف اپنے کو منسوب کریں۔ مگر پیشین گوئی کرتا ہوں کہ آپ ایسا نہیں کر سکتے۔ اس واسطے کہ اگر آپ نے ایسا کیا تو آج ہی سے آپ کی تقلید شخصی الیٰ یوم القیمۃ ہوا ہو جاتی ہے۔

رابعًا۔ اس وجہ سے کہ اس سے تقلید شخصی پر استدلال کرنا جہل کی دلیل ہے کیونکہ بخاری وغیرہ میں کثرت سے حدیثیں موجود ہیں جو بتاتی ہیں کہ حضرت معاذ رضہ کے ہمراہ دیگر صحابہ کو بھی حضرت رسول اللّٰہ صلے اللّٰہ علیہ وسلم نے یمن بھیجا تھا۔ مثلًا ابوموسے اشعری وغیرہ کو۔ پس معلوم ہوا کہ

جیسے اہل یمن حضرت معاذؓ سے مسئلہ پوچھنے میں رجوع کرتے تھے اسی طرح دیگر صحابہ سے بھی۔ طوالت کا خوف ہے ورنہ میں دکھا دیتا کہ دیگر صحابہ سے بھی لوگ رجوع کرتے تھے۔ پس مولنا کا یہ فرمانا کہ اس سے تقلید شخصی کا سنت ہونا ثابت ہوتا ہے۔ غلط ہے اور عدم علم کی دلیل ہے۔

خامسًا۔ اس وجہ سے کہ اگر اس حدیث سے تقلید پر استدلال کیا جائے تو لازم آتا ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بھی حضرت جبرئیل کے مقلد ہوں۔ (العیاذ باللہ) کیونکہ جیسے معاذؓ اہل یمن کے لئے معلم تھے اسی طرح سے حضرت جبرئیل رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے معلم تھے۔ اب مولنا سے چند سوال کرنے کے بعد اپنے مضمون کو ختم کرتا ہوں۔

استفسار ۱ مجتہد صاحب امام صاحب کو یہ سب حدیثیں ملی تھیں یا نہیں۔ اگر آپ فرماویں کہ ملی تھیں تو یہ بتلایئے کہ امام صاحب نے ان حدیثوں سے تقلید شخصی الی یوم القیمۃ پر استدلال کیا کہ نہیں۔ پہلی صورت تو باطل ہے کیونکہ کہیں بھی ثابت نہیں ہے کہ امام صاحب نے ان حدیثوں سے تقلید شخصی پر استدلال کیا ہو اگر مولنا کو دعوے ہو تو ثابت کریں۔ اور یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ استدلال کرینگے جبکہ تقلید سے منع کیا ہے جیسا کہ پہلے گذر چکا ہے۔ رہ گئی دوسری صورت کہ انہوں نے استدلال نہیں کیا۔ مگر اس صورت میں یہ خرابی لازم آتی ہے کہ امام صاحب اس مفہوم کے سمجھنے سے قاصر رہے ورنہ کیوں منع کرتے مگر چودھویں صدی کے حضرات مقلدین ہیں جو امام صاحب پر بھی فوقیت لے گئے۔ خصوصًا مولنا اشرف علی صاحب کہ اس حدیث سے تقلید شخصی الی یوم القیمۃ ثابت کرتے ہیں۔

اور اگر آپ یہ فرماویں کہ یہ حدیثیں ان کو نہیں ملیں اگر ملی ہوتیں تو ضرور استدلال کرتے۔ تو ہم پوچھتے ہیں کہ آپ کو کیا حق حاصل ہے کہ آپ اس سے استدلال کرتے ہیں جبکہ آپ امام صاحب کے مقلد ہیں۔ مقلد کی نظر صرف اپنے امام کے قول پر ہونی چاہئے۔ جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے۔

معزز ناظرین! مقلدین کے چوٹی کے علماؤں کی یہ حالت ہے کہ تقلید کے دھن میں کچھ نہیں دیکھتے کہ کیا بنتا ہے کیا بگڑتا ہے۔ مولنا صاحب نے اس رسالہ کے اندر جتنی باتیں بیان کی ہیں سب کی سب اسی قسم کی ہیں۔ واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین۔

(خاکسار عبد السبحان عفی عنہ مئوی اعظمی)

فلسفہ زکوٰۃ پر اضافہ

(بقلم محمد ابراہیم صاحب از جھاجھا)

اخبار اہلحدیث مورخہ ۲۴ نومبر ۰۹ پر فلسفہ زکوٰت دیکھ کر مجھ کو بھی خیال ہوا کہ کچھ اپنا تجربہ پیش کردں۔

جیسا کہ حکم ہے زکوٰت دو۔ اور زکوٰت دینے والوں کا مال نقصان نہیں ہوتا۔ ہم کو بارہا تجربہ ہوا ہے کہ واقعی زکوٰت ادا کرنے والوں کا نقصان نہیں ہوتا۔ اور بعض لوگ جو وہم سے کام لیتے ہیں اور حساب کی رو سے ثابت کرتے ہیں کہ زکوٰت دینے سے آخر روپیہ تو ہر سال ضرور کم ہوتا جائیگا بہ ظاہر تو درست معلوم ہوتا ہے۔ مگر غلط ہے۔ خدا کا وعدہ ہے۔ وترزق من تشاء بغیر حساب۔ تو خدا کا وعدہ سچا ہے یہاں ظاہری حساب غلط ثابت ہوتا ہے۔ ایک تو تجربہ جسکو لکھنا بہت طول ہوگا۔ دوسرا مشاہدہ جو مختصر عرض ہے:

دس بیس سال قبل کا ہم لوگ اندازہ کریں کہ ہر شہر ہر دیہات میں مرغیاں کتنی تھیں اور اب کتنی ہیں۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ مرغیوں کی کمی نہیں ہوئی۔ باوجودیکہ حساب سے کمی کیا بلکہ معدوم ہوجانی چاہئیں۔ اس وجہ سے کہ مرغیاں جسوقت سے انڈے دینا شروع کرتی ہیں سب لوگ انڈوں کو کھانا شروع کردیتے ہیں اور فروخت کرتے ہیں۔ شہروں میں ہزاروں بلکہ لاکھوں انڈوں کا خرچ روزانہ ہے۔ بہت کم موقعہ ہوتا ہے کہ مرغی کے انڈوں سے بچہ حاصل کیا جائے۔ سینکڑوں میں کسی ایک نے بچہ حاصل کرنا بھی چاہا تو دس انڈا بٹھایا تو سات چھ انڈا کا بچہ ہوتا ہے۔ کچھ خراب ہو جاتا ہے۔ بچہ بڑھتے بڑھتے اس پر بیسیوں مصیبتیں آتی ہیں۔ کبھی دو ایک پاؤں کے نیچے دب کر مرگیا۔ دو ایک چیل اور کوے اٹھا کرلے گئے۔ دو ایک کتے بلی نے شکار کرلیا۔ دو چار بچہ رہ جاتا ہے۔ اس کو بھی پندرہ بیس روز کا بچہ ہوا اسیوقت سے خرچ کرنے لگتے ہیں۔ جگ سوپ پندرہ بیس روز کے بچہ کا ہوتا ہے۔ پھر چوزہ کا شوربا۔ اور مرغی کے بچہ کا گوشت۔ اور بڑی مرغی کا گوشت، مسلمان اور سب سے زیادہ انگریز لوگ تو کھاتے ہی تھے اب بنگالیوں نے بھی اس پر ہاتھ پھیلایا۔ اور اس قدر کہ مسلمانوں سے زیادہ کھانے لگے۔ بلکہ اب تو بڑے بڑے ہندو لوگ بھی انڈا، مرغی کھاتے ہیں۔ اندازہ کرنے اور حساب لگانے سے کبھی عقل میں نہ آویگا کہ یہ سب کہاں سے پورا ہورہا ہے اور کافی تعداد مرغیوں کی موجود ہے

اس کے ساتھ ہی دیگر حلال پرندوں پر غور فرمایا جائے۔ کبوتر بہت بڑھتا ہے۔ اس کے بچہ پر مصیبت بھی کم آتی ہے۔ اڑنے والا ہو کر نکلتا ہے۔ اور قریب قریب ہر مہینہ مادہ کبوتر انڈا دیتی ہے اور بچہ ہوتا ہے۔ انڈا تو ایک بھی خرچ نہیں ہوتا ہے بچہ بھی بہت کم کھانے میں آتا ہے۔ بڑا کبوتر بھی کم کھانے میں آتا ہے۔ اس کو تو بہت زیادہ بیشمار ہوجانا چاہئے۔ مگر چونکہ خرچ نہیں ہوتا ہے۔ بظاہر بڑھنا چاہئے مگر بڑھتا نہیں ہے۔ اسی طرح بکری اور گائے پر قیاس کریں۔ کس قدر خرچ ہے اور پھر کمی نہیں۔ آخر کہاں سے آتا ہے۔ اسکے بعد بھینس کو دیکھئے زیادہ خرچ نہیں تو زیادہ بڑھتا نہیں بلکہ ہاتھی، گدہا کوئی کھاتا ہی نہیں یہ بھی نہیں بڑھتا ہے۔ کتا، بندر وغیرہ کوئی نہیں کھاتا اس کا تعداد تو بہت زیادہ ہونا چاہئے مگر غور کیا جائے تو اس کا تعداد

برہان التفاسیر

(۶۷)

تیرھواں رکوع

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا وَ
اسْمَعُوْا وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ مَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَلَا الْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ
خَيْرٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ
ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝ مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ
بِخَيْرٍ مِّنْهَآ اَوْ مِثْلِهَا اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا
نَصِيْرٍ ۝ اَمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَسْئَلُوْا رَسُوْلَكُمْ كَمَا سُئِلَ مُوْسٰى
مِنْ قَبْلُ وَمَنْ يَّتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ
السَّبِيْلِ ۝ وَدَّ كَثِيْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يَرُدُّوْنَكُمْ مِّنْ
بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ كُفَّارًا حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ مِّنْ بَعْدِ
مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ فَاعْفُوْا وَاصْفَحُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ
اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ
وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ
بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ وَقَالُوْا لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ
كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى تِلْكَ اَمَانِيُّهُمْ قُلْ هَاتُوْا
بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ بَلٰى مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ
لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗٓ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ وَلَا خَوْفٌ
عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝

اے مسلمانو! تم رَاعِنَا مت کہا کرو۔ گو تمہاری وہ مراد نہیں جو ان کمبختوں کی ہے پھر بھی کیا ضرورت ہے کہ ایسے کلمات بولو جن سے اُن کی بیہودہ گوئی کا رواج ہو۔ اس لئے مناسب ہے کہ یہ چھوڑ دو اور اُنْظُرْنَا کہا کرو جو اسی کے ہم معنی ہے بہتر تو یہ ہے کہ جب تم رسول کی خدمت میں آؤ تو کچھ بھی نہ کہو بلکہ خاموش رہو اور سنتے رہا کرو اس لئے کہ بولتے بولتے انسان کو زیادہ گوئی کی عادت ہو جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے کبھی نہ کبھی گستاخی کر بیٹھتا ہے جس کے سبب سے کفر تک نوبت پہنچ جاتی ہے اور کافروں کو نہایت دردناک عذاب ہوگا۔ بھلا یہ کیونکر نہ جلیں بھنیں تمہاری تو دن بدن شوکت ہو اور یہ کتاب والے کافر اور مکہ کے مشرک ہرگز اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ اللہ کی طرف سے کچھ بھلائی تم کو ملے اور یہاں معاملہ ہی دگرگوں ہے کہ تم روز افزوں ترقی پر ہو۔ اس لئے اُن کو بجز دشنام دہی کے کچھ نہیں سوجھتا۔ پس گالیاں بکتے ہیں مگر یاد رکھیں تمہارا کچھ نہیں بگاڑیں گے اس لئے کہ اللہ جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت خاص کے ساتھ مخصوص کر لیتا ہے کسی کا اُس پر نہ اجارہ ہے نہ زور کیونکہ اللہ بڑے فضل والا ہے۔ ہمیشہ اپنے بندوں پر مناسب حال کرم بخشی کرتا ہے یہ تو اُن کی غلطی ہے کہ اسلام کی اشاعت کو اپنے لئے مضر جانتے ہیں کیونکہ ان کو اپنی قومی عزت (یہودیت) پر بڑا ناز ہے یہ سمجھتے ہیں کہ اسلام چونکہ ہماری قومیت کے برخلاف ہے اس کو مٹا دیگا اس لئے اسلام کو کم درجہ جان کر اس پر اعتراض کرتے ہیں۔ حالانکہ ہمارے ہاں قاعدہ ہے کہ جب کبھی کوئی نشان قومی یا شخصی شرعی یا عرفی ہم تبدیل کریں یا بحالت موجودہ چند روز کے لئے اُس کو پیچھے چھوڑ دیں تو پہلی صورت میں اُس سے اچھا لے آتے ہیں یا بصورت دیگر اُس جیسا پس یہودیت کے آثار مٹنے سے اسلام اُن کے اور سب کے حق میں بہتر ہوگا۔ کیا تمہیں یہ معلوم نہیں کہ اللہ تعالے ہر ایک چیز پر قادر ہے اور کیا تم نہیں جانتے کہ آسمانوں اور زمینوں کی تمام حکومت اللہ ہی کو حاصل ہے وہ جو چاہے اپنی رعیت میں احکام جاری کرے اُسے کوئی مانع نہیں۔ اور اللہ کے سوا تمہارا نہ کوئی والی ہے نہ مددگار۔ جو اُسکی پکڑ سے تم کو بچائے۔ تعجب ہے کہ تم لوگ ایسے زبردست مولا کے تابع فرمان نہیں ہوتے ہو۔ بلکہ چاہتے ہو کہ اپنے رسول سے جو اُس مولا نے محض تمہاری ہدایت کیلئے بھیجا ہے لیسے سوال کرکے دقت کھویا کرو۔ (باقی)

(۱) ولا تقولوا راعنا) یہودی حضور اقدس (علیہ السلام) کی خدمت میں حاضر ہوتے تو اپنے بھڑکتے ہوئے غصہ سے جو شوکت اسلام کی وجہ سے اُن کے دلوں میں جوش زن تھا آنجناب کو صریح لفظوں میں تو کچھ نہ کہہ سکتے پر کمینوں کی طرح ایک ایسا لفظ بولتے کہ جس سے عام مسلمان صاف معنے سمجھیں اور وہ اپنے دلی بغض کے مطابق کچھ اور ہی مراد لیں چنانچہ انہوں نے رَاعِنَا کو اس مطلب کیلئے تجویز کیا جس کے معنے یہ ہیں کہ آپ ہماری طرف التفات فرمائیے اور اگر اس کو ذرا لمبا کرکے رَاعِیْنَا کہیں تو اسی کے معنی ہو جاتے ہیں "خادم اور کمینہ ہمارے" وہ اسی طرز سے کہتے پس مسلمانوں کو یہ کلمہ کہنے سے منع کیا گیا

۳ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان

(۸۷)

گزشتہ پرچے میں ایک حدیث مذکور ہوئی ہے جسے اہل بدعت پیش کیا کرتے ہیں اس میں ذکر ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اپنا ہاتھ میرے مونڈھوں پر رکھا تو مجھے آسمان۔ زمین کی چیزیں معلوم ہوگئیں۔ اس کا دوسرا جواب درج ذیل ہے :- (مدیر)

چنانچہ اس حدیث کے دوسرے طرق سے اس روایت کی کامل توضیح ہوتی ہے۔ مشکوۃ شریف کے صفحہ پر مرقوم ہے :-

- انی قمت من اللیل فتوضأت وصلیت ماقدری فنعست فی صلاتی حتی استثقلت فاذا انا بربی تبارک وتعالیٰ فی احسن صورۃ فقال یا محمد قلت لبیک رب قال فیم یختصم الملاء الاعلیٰ قلت لا ادری قالہا ثلاثا قال فرایتہ وضع کفہ بین کتفی حتی وجدت برد انا ملہ بین ثدی فتجلی لی کل شئ وعرفت فقال یا محمد قلت لبیک رب قال فیم یختصم الملاء الاعلی قلت فی الکفارات قال وماھن قلت مشی الاقدام الی الجماعات والجلوس فی المساجد بعد الصلوات و اسباغ الوضوء حین الکریھات قال ثم فیم قلت فی الدرجات قال وماھن قلت اطعام الطعام ولین الکلام والصلوٰۃ والناس نیام۔"

"یعنی فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میں اٹھا رات کو پس وضو کیا میں نے اور نماز پڑھی میں نے جو کچھ مقدر تھی واسطے میرے پس اونگھا میں اپنی نماز میں یہاں تک کہ بھاری ہوا میں یعنی نیند غالب ہوئی۔ پس ناگہاں دیکھا میں نے پروردگار اپنے تبارک وتعالیٰ کو بیچ اچھی صورت کے پس کہا اے محمد میں نے کہا حاضر ہوں اے رب فرمایا کس چیز میں گفتگو کرتے ہیں فرشتے مقربین میں نے کہا میں نہیں جانتا فرمایا اللہ تعالیٰ نے یہ کلمہ تین بار پس دیکھا میں نے اس کو کہ رکھا ہاتھ اپنا درمیان مونڈھوں میرے کے یہاں تک کہ پائی میں نے سردی اسکی انگلیوں کی درمیان چھاتی اپنی کے پس ظاہر ہوئی میرے لئے ہر چیز اور پہچان لیا میں نے سب کو پس فرمایا محمد میں نے کہا حاضر ہوں میں اے رب فرمایا کس چیز میں جھگڑتے ہیں فرشتے مقربین میں نے کہا کفارات میں۔ فرمایا کیا ہیں وہ۔ میں نے کہا چلنا قدموں کے ساتھ جماعت کیلئے اور بیٹھنا مسجدوں میں نمازوں کے بعد اور پورا کرنا وضو کا وقت کراہت کے۔ فرمایا پھر کس چیز میں گفتگو کرتے ہیں۔ میں نے کہا درجات میں۔ فرمایا کیا ہیں وہ۔ میں نے کہا کھلانا کھانے کا اور نرمی کرنی بات میں اور نماز پڑھنی رات میں ایسی حالت میں کہ لوگ سوتے ہوں۔"

اس حدیث کو بھی مولوی نعیم الدین نے کلمۃ العلیا صلا میں اپنی چالاکی سے واقعہ خواب چھوڑ کر نقل کیا ہے۔ حالانکہ عالم دنیا میں ان آنکھوں سے بیداری میں حق تعالیٰ کو کوئی دیکھ نہیں سکتا۔ چنانچہ مولانا شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تکمیل الایمان صفحہ میں فرماتے ہیں :-

"در جواز رویت وے سبحانہ تعالیٰ در دنیا بہ بصر در بیداری دو قول است واستاد ابوالقاسم قشیری صاحب رسالہ فرمودہ است کہ صحیح عدم جواز است ایں سخن در جواز امکان اوست ولیکن عدم وقوع وتحقیق آں مرغیر آنحضرت را در شب معراج متفق علیہ است۔"

"یعنی جواز رویت حق تعالیٰ دنیا میں آنکھوں سے بیداری میں دو قول ہیں اور استاد ابوالقاسم قشیری رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ قول صحیح اس میں عدم جواز ہے۔ یہ بات جواز امکان میں ہے۔ لیکن عدم وقوع اور اس کی تحقیق سوائے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے شب معراج میں متفق علیہ ہے۔"

علیٰ ہذا فتح الباری شرح صحیح بخاری پارہ ۲۰ صفحہ ۳۴۷ میں مرقوم ہے :- "واما فی الدنیا فقال مالک انما لم یر سبحانہ فی الدنیا لانہ باق والباقی لا یری بالفانی۔ فان جازت الرؤیۃ فی الدنیا عقلاً فقد امتنعت سمعاً۔"

"یعنی اور لیکن دنیا میں پس فرمایا امام مالک رحمہ اللہ نے نہیں دیکھ سکتا حق تعالیٰ کو دنیا میں کیونکہ وہ ذات باقی ہے اور باقی نہیں دکھائی دے سکتا فانی کو۔ پس اگر جائز ہو دیکھنا دنیا میں عقلاً تو ممنوع ہے دیکھنا شرعاً۔"

پس ناظرین کرام نے مولوی نعیم الدین کی جعلسازی ملاحظہ فرمائی کہ قرآن وحدیث کے الٹ پلٹ کرنے میں کس قدر فریب کار ہیں۔

پھر یہ کہنا مولوی نعیم الدین کا کہ سارا جہاں محبوب خدا صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیش نظر ہے ذرہ ذرہ آپ کے علم میں حاضر ہے۔ پھر اس پر لمعات کی عبارت فریب دہی سے پیش کرنا جس کی حقیقت یہ ہے کہ حق تعالےٰ نے فرشتوں کے جھگڑنے کا واقعہ آپ پر منکشف فرمایا۔ وہ کل امور جن میں فرشتے گفتگو کرتے تھے منکشف ہوگئے۔ نہ کہ سارا جہان پیش نظر ہونا اور ذرہ ذرہ کا علم تفصیلی دوامی ہمیشہ کے لئے لازم ہونا۔ بلکہ اس وقت جو کچھ آسمان و زمین میں تھا اجمالاً دیکھا۔ چنانچہ شیخ رحمہ اللہ کی عبارت میں لفظ بود اس پر دلالت کرتا ہے کہ اسی وقت کا واقعہ ہے۔ اور خود مولوی نعیم الدین نے کلمۃ العلیا صفحہ میں اسی حدیث فعلمت کی شرح مرقات سے نقل کرکے یہ ترجمہ کیا جو کچھ کہ اللہ سبحانہ نے تعلیم فرمایا اون چیزوں میں سے جو آسمان و زمین میں ہیں ملائکہ اور اشجار وغیرہما میں سے۔" پس یہ آسمان و زمین میں

تقویۃ الایمان - (جدید اڈیشن) معترضین کے اعتراضات کا جواب بھی ساتھ ہے قیمت ۱۲؍ (مجلد) (مجلد ۲۲؍)

فتاویٰ

س ع۵۸ } صوفیان کرام کی اصطلاح میں سنا گیا ہے کہ فنا فی اللہ ہونے کے لئے فنا فی الشیخ اور فنا فی الرسول ہونا ضروری ہے۔ بغیر اس کے فنا فی اللہ ہونا ناممکن ہے۔ کیا یہ دونوں درجے صحیح اور شرعاً جائز ہیں۔ اگر نہیں تو عدم جواز کے جو دلائل ہوں ان کو واضح فرما دیجئے۔ اور اگر جائز ہیں تو ان کے دلائل۔ (سید احسن علی وکیل ضلع گورکھپور)

ج ع۵۸ } صوفیائے کرام کی اصطلاح میں فنا فی الشیخ کے معنے ہیں شیخ کی محبت کامل۔ اور فنا فی الرسول کے معنے ہیں کامل محبت واتباع رسول۔ یہاں تک کہ اپنی کوئی امنگ خلاف سنت نہ ہو۔ جیسا حدیث شریف میں ہے لا یؤمن احدکم حتٰی یکون ھواہ تبعا لما جئت بہ (یعنی کوئی شخص مومن نہ ہوگا جب تک اس کی دلی خواہش اور امنگ میری تعلیم کے ماتحت نہ ہو) یہی مضمون مولوی روم مرحوم کی مثنوی کے اس شعر میں ہے ؎

تا ہوئی تازاست ایمان تازہ نیست
کایں ہوئی جز قفل آں دروازہ نیست

یعنی جب تک انسان کی اپنی خواہش زندہ ہے ایمان مُردہ ہے کیونکہ یہ خواہش ایمان کے لئے بمنزلہ قفل کے ہے۔

پس محبت شیخ اور محبت رسول درحقیقت اصل مقصود (تعلق باللہ اور تبتل الی اللہ) کیلئے تمہید ہے تعلق بالالوہیت ہی کا نام ہے فنا فی اللہ۔ یعنی پہلے درجہ میں مرید اپنے شیخ کو صرف استاد جانتا ہے جیسے طفل مکتب اپنے معلم کو، دوسرے درجے میں رسول کو بطور ہادی کے دیکھتا ہے، آخری درجہ میں خدا کو بحیثیت معبود کے دیکھتا ہے۔ اس لئے اس درجہ میں نہ کوئی دوسری چیز اس کے مساوی ہو سکتی ہے نہ اس سے بلند۔ اسی لئے بعض صوفیا کے منہ سے بجوش توحید یہ مکروہ شعر نکل گیا ہے ؎

پنجہ در پنجۂ خدا دارم
من چہ پروائے مصطفیٰ دارم

یعنی الوہیت کے درجے میں میری نظر کسی طرف نہیں جاسکتی، کیونکہ وہاں ذات بحت اور فرد واحد ہے (جل جلالہ)۔ اس تشریح پر تو کوئی اعتراض نہیں دوسری تشریح جو آج کل کے گمراہ صوفی کرتے ہیں وہ سراسر محل اعتراض ہے۔ یعنی شیخ کا تصور سامنے رکھے، اس کی اتنی مشق کرے کہ جدھر نظر کرے شیخ کی شکل سامنے ہو، اس کے بعد رسول سے بھی یہی برتاؤ کرے۔ پھر ترقی کرکے اس درجے پر پہنچے کہ خدا کو ہر طرف دیکھے اور اس کی زبان سے صحیح طور پر یہ مصرع نکلے ؎

جدھر دیکھتا ہوں ادھر تُو ہی تُو ہے

یہ تشریح سراسر تعلیم اسلام کے خلاف ہے۔ اعاذنا اللہ منہ۔

س ع۵۹ } کیا تمام مردے جن میں اولیاء اللہ (مثل خواجہ معین الدین اجمیریؒ وغیرہ وغیرہ) بھی شامل ہیں سنتے ہیں؟ اگر نہیں سنتے تو اس حدیث کا کیا جواب ہے جس میں ارشاد ہے کہ جب مردے کو دفن کرتے ہیں تو ابھی لوگ چلتے ہوتے ہیں کہ وہ ان کے چلنے پھرنے کی آواز سنتا ہے اور دوسری حدیث میں ہے کہ نکیرین مردے سے سوال کریں گے اور وہ جواب دیگا: جب سنیگا تب ہی جواب دیگا۔ (سائل مذکور)

ج ع۵۹ } پہلی تنقیح یہ ہے کہ مردہ کس کو کہا جاتا ہے۔ اس جسم کو جس سے روح الگ ہوگئی ہے۔ اس حیثیت میں سب برابر ہیں۔

اموات غیر احیاء وما یشعرون ایان یُبعثُون۔ رہا مردہ کا بوقت دفن یا بوقت سوال وجواب احساس کرنا یہ وقتیہ حالات ہیں۔ دائمی نہیں۔ دائمی حالت یہی ہے۔

ان تدعوھم لا یسمعوا دعاءکم اور
وھم عن دعاءھم غافلون

(اگر ان کو بلاؤ تو وہ سنتے نہیں۔ وہ بزرگ (مدعوین) ان کی آواز سے بے خبر ہیں)

س ع۶۰ } کیا کسی ولی اللہ (مثل حضرت شاہ فضل الرحمان رحمہ گنج مراد آبادی وغیرہ) کی قبر پر کھڑا ہوکر یہ کہنا جائز ہے کہ "یا حضرت آپ درگاہ رب العزت میں دعا فرمائیں کہ وہ میری اس مشکل کو حل کرے یا فلاں شخص کو لڑکا دے یا میرا فلاں کام ہوجائے"۔ اگر نہیں تو کیوں ایسا کرنا جائز نہیں۔ عدم جواز کا ثبوت ارشاد فرمائیے۔ (سائل مذکور)

ج ع۶۰ } جواب ع۵۹ میں آیات نقل ہوچکی ہیں جن سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ مردے نہیں سنتے پھر ان کو مخاطب کرنے سے کیا فائدہ؟ ہاں یہ صورت ممکن ہے کہ بعد حمد وصلوۃ کے ان بزرگوں کے لئے دعا کی جائے۔ جب ان کو اس دعا کا اثر پہنچے تو (بحکم الا رد اللہ علی روحی) وہ بھی اس داعی کے لئے دعا کردیں۔ اللہ اعلم (ا۔ر داخل غریب فنڈ)

س ع۶۱ } رمضان شریف ہو یا غیر رمضان شریف، نماز فرض ہو یا تراویح، نماز میں قرآن شریف دیکھ کر پڑھا جانا حدیث شریف مرفوع سے ثابت ہو تو مشکور فرماویں۔ (نمبر خریدار ۱۱۹۹)

ج ع۶۱ } نوافل کی نماز میں حضرت عائشہؓ کا فعل ملتا ہے (بخاری) حدیث مرفوع مجھے یاد نہیں کسی صاحب کو یاد ہو تو مطلع کریں۔

س ع۶۲ } حافظ قرآن نماز میں قرآن شریف بغیر دیکھے کے پڑھے، پیچھے سامع بیٹھ کر قرآن شریف دیکھ کر سنتا جاوے اور اپنی نماز بھی پڑھتا جاوے آیا ایسا قرآن شریف کا سننا حدیث شریف سے ثابت ہے یا نہ؟ (سائل مذکور)

ج ع۶۲ } اس کا جواب ع۶۱ میں آگیا ہے (ا۔ر داخل غریب فنڈ)

فتاویٰ نذیریہ

} از مولانا سید نذیر حسین صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ۔ اس میں ہر سوال کا جواب مطابق

متفرقات

ضروری اطلاع قابل شنید گذشتہ دسمبر میں جسقدر اخبار کے وی پی کئے گئے تھے۔ ان میں سے آج مورخہ ۲۵/۱۲ تک خلاف معمول بہ نسبت سابقہ واپسی بہت زیادہ ہوئی ہے۔ موجودہ کساد بازاری کے باعث ایسے نقصانات برداشت کی طاقت نہیں رکھتے۔ کیا ہی اچھا ہو کہ وی پی واپس کرنے کی بجائے قیمت ختم کی اطلاع مل جانے پر آیندہ اخبار کا پرچہ واپس کر دیا کریں۔ جس پر صرف لفظ "انکاری" ہی لکھ دیا کریں۔ اس میں طرفین کا ہی فائدہ ہے۔ (منیجر اہلحدیث)

چندہ کانفرنس میاں کرم الدین صاحب وزیرآباد عنہ۔ منشی عبدالحق صاحب کیمپ داناپور ۶۔ حاجی فتح الدین صاحب بناز تصور ھ۔

عید آنہ فنڈ برائے اہل حدیث کانفرنس انجمن اہلحدیث ہوشیارپور معرفت حاجی غلام رسول کندن ساز ھ۔ جماعت اہلحدیث کوٹلی لوہاراں مغربی، ضلع سیالکوٹ عہ۔ جماعت اہلحدیث آگرہ معرفت مولوی عبدالمجید صاحب للعہ۔ جماعت اہل حدیث پشاور معرفت مفتی محمد ظریف صاحب عہ۔ معرفت میاں فضل کریم صاحب گروٹ ضلع گورداسپور عہ

برائے مدرسہ دارالقرآن والحدیث مدینہ شریف حاجی دربار صاحب برکریم پور ضلع بستی ما (یکصد) میاں کرم الدین صاحب مذکور عہ۔ مولوی محمد اسماعیل صاحب چک ۹۹ ضلع ملتان ہے۔ محمد عبدالحق صاحب مذکور سے۔ حاجی فتحدین صاحب مذکور ھ

اشاعت فنڈ بابو کرم الہٰی صاحب ملکوال لعہ متفرق از اشتہارات ۱۲ جملہ عہ مع سابقہ کل میزان ۹-۱۰-۹۸ روپے

غریب فنڈ دی کے عبید اللہ صاحب بنگلور عہ میاں کرم الدین صاحب عہ۔ میاں عبدالعزیز عبدالحمید ریواڑی ھ۔ بابو عبدالغنی صاحب کھیوڑہ ھ۔ محمد عمر خان صاحب مانڈلہ ھ۔ محمد حسن صاحب آسنسول ھ۔ حاجی فتح دین صاحب مذکور عہ۔ رحمت اللہ صاحب لوریہ ۸/ از فتوے فنڈ ۱۲/ سابقہ ۱۲/ جملہ سے للعہ۔ از سائلین (۱) حبیب اللہ از ڈھولن ۶۔ (۲) خیرالدین کیلا ۶۔ (۳) محی الدین داناپور ۶۔ (۴) عبدالرحمٰن نظام آباد ۶۔ (۵) غلام باری از اسلام آباد ۶ (۶) میجر مدرسہ محمدیہ ٹانڈہ ۱۲/۔ (۷) عبدالرحیم کڈپہ ۶ (۸) عبداللہ کمال پور ۶۔ (۹) ثناء اللہ ہبادیوپور ۶ (۱۰) محمد کیقباد بردا ۶۔ (۱۱) غلام محمد تطرووال ۶۔ (۱۲) فاضل الدین مالیگاؤں ۶ (۱۳) قمرالدین مسانیاں ۶ (۱۴) صدرالدین گھنئے کے بانگر ۶ (۱۵) عبدالشکور سیگوڑہی ۶۔ (۱۶) مدرسہ احسانیہ محمدپور ۶۔ (۱۷) عبدالجبار کابل پورہ (۱۸) عبدالحمید مراد آباد ۶۔ میزان لعہ/۹۔ سائلین مذکورہ کے نام ایک ایک سال کے لئے غریب فنڈ سے اخبار جاری کر دیا گیا۔ نمبر سائلین ۲۳۔ بذمہ فنڈ عہ۔ ان کے علاوہ اس وقت آٹھ سائلین باقی ہیں۔ اصحاب خیر توجہ فرمائیں تو ان کے نام بھی اخبار جاری ہو سکتا ہے۔

مضامین آمدہ محمد ارشد۔ محمد اسلم۔ محمد داؤد۔ عبدالودود۔ محمد نجم الدین۔ مولوی عبدالحمید۔ عبدالشکور۔

غیر مقبولہ حدیث کذب ثلاثہ۔

حاجیوں کو اطلاع سنت مطہرہ کے شیدائی بھائیوں سے التماس ہے کہ جو صاحب اس سال حج کرنے کے لئے تشریف لے جائیں تو مہربانی فرما کر مدینہ طیبہ پہنچ کر مدرسہ دار علوم القرآن والحدیث واقع باب مجیدی کو ضرور ملاحظہ فرمائیں۔ اور نہایت عمیق نظر سے مدرسہ کا حساب و کتاب اور طلبہ کی رہائش طعام و قیام اور پڑھائی وغیرہ تمامی امور کو ملاحظہ فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ اور خاکسار کو شکریہ کا موقع دیں۔ فقط۔ عبدالرحمٰن دہلوی حال گوجرانوالہ

جلسہ انجمن اہلحدیث اوڑکی ۱۷-۱۸ رمضان کو منعقد کیا گیا۔ علمائے میوات کی ہنگامہ خیز تقریریں ہوئیں نیز آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کی منشا کے مطابق ایک جمعیۃ اہل حدیث قائم کی گئی۔ اللہ تعالیٰ کامیاب فرمائے آمین۔ (حاجی عبدالرزاق ناظم انجمن اہل حدیث اوڑکی ریاست بھرت پور)

یاد رفتگان (۱) پیر عبدالوہاب امرتسری عمر ۷۰ سال فوت ہو گئے۔ مرحوم حنفی تھے مگر اہل حدیث۔ خاصکر مولانا رحیم آبادی کے بڑے محب تھے۔

(۲) بابو محمد صادق صاحب ہیڈ کلرک دفتر ڈسٹرکٹ بورڈ امرتسر بعارضہ سکتہ دو تین یوم بیمار رہ کر ۵۔ جنوری کو انتقال کر گئے۔ اناللہ۔ مرحوم نیک سیرت اور عیال پرور تھے۔ (قاضی منظور حسین امرتسر)

(۳) میری رفیقہ حیات صالحہ فوت ہو گئی اناللہ۔ (حکیم ضمیر الحق آرہ)

(۴) میرے دوست میاں سلیمان صاحب فوت ہو گئے اناللہ۔ (محمد اسماعیل ملک پورہ بہاولپور)

(۵) میرے بڑے بھائی غلام محمد صاحب اسعد سات سال کی طویل علالت کے بعد فوت ہو گئے۔ اناللہ۔ (عبدالعزیز جلدگر۔ بارہ مولا کشمیر)

(۶) میرے خسر جناب مولوی محمد کلو حسین صاحب بتاریخ ۷ نومبر ۳۴ء کو اور میری بھانجی جمیلہ خاتون ۱۶ نومبر ۳۴ء کو اور میری اہلیہ ۲۰ دسمبر ۳۴ء مطابق ۱۲ رمضان ۵۳ھ بروز پنجشنبہ۔ اس دنیائے فانی سے یکے بعد دیگرے رخصت ہو گئیں۔ اناللہ۔ (مولوی) عبدالغفار جندوی منظفر پوری حال سوتولی ضلع سارن۔

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللہم اغفر لہم وارحمہم۔

سو روپیہ انعام دیہات میں جمعہ نہ پڑھنے بلکہ بند کرنے والے حضرات اگر قرآن شریف اور احادیث صحیحہ سے اسکی ممانعت ثابت کر دیں تو خاکسار مبلغ یکصد روپیہ نقد بطور انعام دینے کو تیار ہے۔

راقم ابو محمد اسماعیل مدرس مدرسہ ترغیب التوحید ۱۰ اے پورہ ضلع بہاول نگر ریاست بہاولپور

ریاست بہاولپور میں مرزائیوں سے فسخ نکاح کا جو مقدمہ شروع ہے اس کا مدعا علیہ جو مرزائی تھا مر گیا ہے مقدمہ مذکور کا ابھی تک فیصلہ عدالت نے نہیں سنایا۔

تفسیر ... پیر صاحب کی ... حضرات ... (۳۳۶) ... (منیجر اہلحدیث)

ملکی مطلع

ہندو اندھ ودیالہ کی تکمیل
مسلمانان امرتسر کیلئے تازیانہ عبرت

ہندو قوم کی بابت یہ کہنا کچھ غلط نہیں معلوم ہوتا کہ یہ لوگ دھرم (مذہب) کی پابندی کے لحاظ سے تو بہت کمزور ہو چکے ہیں۔ پرانے ہندوؤں میں تو دھرم کی پابندی کیا ہوتی، نئے ہندو (آریہ) بھی پابندی مذہب سے بہت دور ہیں (آریہ سماج کی تاریخ مصنفہ بھگت جی)۔ باوجود اس کے قومی کاموں میں سب چست و چالاک نظر آتے ہیں۔ امرتسر کے سرکردہ ہندوؤں نے ہندو اندھوں کو پریشان حال پھرتے دیکھ کر ایک مدرسہ بنانا چاہا جس کا نام رکھا اندھ ودیالہ۔ ڈاکٹر گوکل چند نارنگ وزیر بلدیات پنجاب نے اس مدرسہ کا بنیادی پتھر رکھا۔ اور نہ صرف ہندوؤں بلکہ مسلمانوں خاصکر ارکان انجمن اسلامیہ نے بھی جی کھول کر چندہ دیا۔ تو ہم نے "اہلحدیث" میں ایک نوٹ لکھ کر ارکان انجمن اسلامیہ کو متوجہ کیا کہ انجمن مذکور بھی نابیناؤں کے لئے ایک مدرسہ جاری کرے جس میں حفظ قرآن کے علاوہ نابیناؤں کے حسب حال صنعت کی تعلیم دی جائے۔ اس پر انجمن کی سب کمیٹی دینیات نے مجھے شریک مجلس کرکے اس کام کی سکیم پوچھی اور خرچ کا اندازہ دریافت کیا۔ میں نے کہا ابتداء میں ماہواری خرچ قریباً ۵۰ روپیہ ہوگا، پھر جس قدر ترقی ہوتی جائے گی، سردست اس فنڈ میں کچھ سرمایہ جمع کر لینا چاہئے، جس میں میرا غریبانہ چندہ بیس روپے پہلے داخل کریں، آیندہ بھی ایک روپیہ ماہوار دیتا رہونگا۔ خدا خدا کرکے سب کمیٹی دینیات نے اس تجویز کو منظور کرکے جنرل کمیٹی میں رپورٹ کر دی۔ جنرل کمیٹی نے بدیں وجہ نامنظور کر دی کہ انگریزی کالج (ایف۔ اے) کا بہت بھاری خرچ ہم پر پڑا ہوا ہے۔ اللہ اکبر! یہ ہے وہ اسلامی ہمدردی جس کی بنا پر مسلمانوں کی انجمہائے اسلامیہ کی بنیادیں رکھی جاتی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اب جبکہ اندھ ودیالہ مذکور کی عالیشان عمارت تیار ہو گئی تو حضور گورنر پنجاب اس کے افتتاح کے لئے لاہور سے تشریف لائے۔ اندھوں نے علاوہ کتابی تعلیم کے جو صنعتیں کرسی ڈال وغیرہ بنائے ہوئے تھے حاضرین کو سب دکھائے گئے۔ ادھر گورنمنٹ نے بھی کافی امداد دی تھی۔ اس پر مجھے خیال آیا کہ مسلمان عادتاً دوسری قوموں کے پیچھے چلنے والے ہیں۔ اب ایک دفعہ پھر انجمن اسلامیہ کو توجہ دلائی جائے کہ اپنے ہائی سکول اور کالج کی زکوٰۃ ہی ادا کرنے کو خاص اندھوں کے لئے ایک درس گاہ جاری کر دے۔ میرے اس نوٹ کے مخاطب سب سے اول شیخ صادق حسن صاحب صدر انجمن اسلامیہ اور چودہری فضل الدین صاحب صدر سب کمیٹی دینیات ہیں۔ میں یہ کہنے اور لکھنے میں بھی کوئی قباحت نہیں دیکھتا کہ جس انگریزی کالج کے خرچ کی وجہ سے انجمن نے اس کار خیر پر توجہ نہیں کی زمانہ کی رفتار بتا رہی ہے کہ عنقریب (خدا نہ کرے) وہ زمانہ آنے والا ہے کہ کالجوں کے گریجوایٹ مولانا حالی مرحوم کا یہ شعر پڑھتے سنے جائینگے۔ ؎

نہ پڑھتے تو کھاتے سو طرح کما کر
یہ کھوئے گئے اور تعلیم پاکر

میں یہ بھی اظہار کر دوں کہ انجمن نے اس پر بھی غور نہیں کیا کہ مدرسہ مجوزہ کے خرچ کا بوجھ نہ سکول پر پڑتا نہ کالج پر بلکہ اس کیلئے علیحدہ چندہ فراہم ہوتا، سرمایہ بھی الگ محفوظ رہتا انجمن کی صرف سرپرستی ہوتی اور مفت کی عزت اور شاباش۔ اس لئے میں یہ کہنے میں باک نہیں جانتا کہ انجمن نے اس تجویز کو مسترد کرنے میں دور اندیشی اور فراست کا ثبوت نہیں دیا۔ اب بھی تلافی کا وقت ہے ؛

صدائے حق

جماعت اہل حدیث اور اہل حدیث کانفرنس

ہندوستان میں اہل حدیث افراد کی تعداد اسی لاکھ سے زائد ہے۔ اس جماعت نے نہ صرف مسلمانوں کو بیدار کیا بلکہ اس نے خالص اسلام کی دعوت دی۔ اور ان میں عہد نبوی اور خلفائے راشدین کے طریق دین کو مروج کیا۔ اسلام کے منور چہرہ پر شرک و بدعت اور جہالت کے جو داغ خود مسلمانوں نے لگا دئیے تھے ان کو پاک وصاف کیا۔ مسلمانوں میں عمل کا جذبہ اور مذہبی سرگرمی کا ولولہ پیدا کیا، اسلام کی اصل تعلیم سے روشناس کرایا۔ غرض وہ سب کچھ کیا جس کی اس زمانہ میں ضرورت ہے۔

جماعت اہل حدیث کے اکابر اور علماء نے آج سے ۲۳ سال پہلے ایک ادارہ کی بنا ڈالی جس کا نام اہلحدیث کانفرنس رکھا۔ اور جو بفضلہ تعالیٰ اب تک قائم ہے آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس نے جماعت اہل حدیث کی علمی اور مذہبی ترقی کے لئے ایک پروگرام مرتب کیا جس پر آج تک وہ قائم اور عامل ہے۔ اس نے دیہات میں مدارس قائم کئے۔ واعظ وارشاد کے لئے واعظین مقرر کئے۔ طلباء کو وظائف دئیے مساجد کی تعمیر و مرمت کے کام کو اپنے ہاتھ میں لیا۔ کتب احادیث کی طبع واشاعت کے لئے سرمایہ لگایا اور وقتی ضرورتوں میں کسی سرگرمی اور مالی قربانی سے چشم پوشی نہیں کی۔ لیکن آج کانفرنس کی مالی حالت کمزور ہو گئی ہے اس لئے جماعت اہل حدیث کا فرض ہے کہ وہ اس کی مالی امداد فرمائیں۔

(۱) آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کی امداد اس لئے ضروری ہے کہ یہ تمام ہندوستان کے اہلحدیثوں کا واحد مذہبی ادارہ ہے۔ (۲) کانفرنس اہل حدیثوں کی مذہبی قانونی اور تعلیمی خدمات انجام دیتی رہتی ہے

مسدس حالی۔ خواجہ الطاف حسین حالی کی مشہور (۳۲۷) شہرۂ آفاق نظم۔ قیمت ۱۲ [illegible]

(۳) اس کا سرمایہ ان غریب دیہاتیوں پر صرف ہوتا ہے جو تعلیم دین کے لئے سب سے زیادہ مستحق ہیں۔ اس کا روپیہ جماعت کی ضرورتوں پر صرف ہوتا ہے۔ اس کا خزانہ کتاب اللہ اور کتب حدیث کی نشر و اشاعت کے لئے وقف ہے۔ (۴) کانفرنس کی طرف سے کتابی اور تحریری تبلیغ کا پورا انتظام ہے۔ (۵) کانفرنس جماعت اہل حدیث کو قانونی امداد بہم پہنچاتی ہے اور ان کے مذہبی مقدمات کی پیروی کرتی ہے۔ (۶) اس کے نگران اور عہدیدار نہایت معتمد علیہ ہیں اور دیانتدار ہیں۔ (۷) اس کا ہر کام مشورہ سے انجام دیا جاتا ہے۔

اس لئے اس کانفرنس کی امداد کرنا ہر اہل حدیث کا ہی فرض ہے۔ خواہ زکوٰۃ کی مد سے اس کی امداد کی جائے یا بطور صدقہ و چندہ۔ بہرحال اعانت ضروری ہے۔ ورنہ اس کی کمزوری سے جماعت کا کمزور ہونا لازمی ہے فقط۔ (حافظ) محمد امین نائب ناظم اہل حدیث کانفرنس۔ دہلی۔

اطلاع

جملہ اراکین آل انڈیا تنظیم کمیٹی کی خدمت میں التماس ہے کہ جمعیت کا ہزاروں روپیہ جو سنٹرل کواپریٹو بنک لمیٹیڈ امرتسر میں عرصہ آٹھ سال سے بیکار پڑا ہوا ہے اس کو برآمد کرانے اور اس کو کسی جائز مصرف میں لگانے کے واسطے اور جمعیت کی دیگر رقوم کے مصرف اور وصولی کے متعلق غور کرنے کیلئے آل انڈیا تنظیم کمیٹی کا اجلاس بتاریخ ۲۰۔ جنوری ۳۵ء بروز یکشنبہ بوقت ۲ بجے دوپہر بمکان شیخ صادق حسن صاحب بیرسٹر و رئیس اعظم امرتسر منعقد ہوگا۔ جس میں حسابات جمعیت کا آخری تصفیہ کیا جائیگا۔ لہذا براہ مہربانی وقت مقررہ پر تشریف لاکر ممنون فرمائیں چونکہ معاملہ نہایت ہی اہم ہے اس لئے ضروری ہے کہ آل انڈیا تنظیم کمیٹی کا ہر رکن بذات خود اجلاس ہذا میں شریک ہو اور دوسرے ارکان کو اجلاس میں شامل ہونے کی دعوت دے۔ (دستخط) سیف الدین کچلو

سیکرٹری آل انڈیا تنظیم کمیٹی امرتسر۔

کوبے (جاپان) میں مسجد

بخدمت جناب ایڈیٹر صاحب۔ السلام علیکم۔

آپ یقیناً یہ سن کر خوش ہونگے کہ کوبے (جاپان) میں سب سے پہلے خانہ خدا کی بنیاد ۳۰۔ نومبر ۳۴ء کو بروز جمعہ رکھی گئی ہے۔ اس تقریب کے موقعہ پر کثیر التعداد اصحاب مسلم و غیر مسلم موجود تھے۔ خصوصاً اعلیٰ حضرت والئے دولت خداداد افغانستان کے سفیر جلالتمآب آغا حبیب اللہ خان صاحب تبریزی نے ٹوکیو سے خاص طور پر تشریف لاکر شرکت فرمائی۔ سفیر ترکی، سفیر ایران کی طرف سے تاریں و خطوط مبارکبادی موصول ہوئے۔ کونسل مصر متعینہ کوبے نے بھی شرکت فرمائی۔ ان کے علاوہ گورنمنٹ جاپان کے مقامی اعلیٰ حکام نے بھی شرکت کی۔ تقریب بہت شاندار تھی۔

تعمیر مسجد کا کام شروع ہوگیا ہے۔ اور امید ہے خدا کے فضل سے اس کی افتتاحی تقریب ماہ مئی ۳۵ء میں ہوگی۔ میں آپ کو کمیٹی کی طرف سے مبارکباد پیش کرتے ہوئے تمام متعلقہ کاغذات ارسال خدمت کر کے درخواست کرتا ہوں کہ آپ اپنے پرچہ میں اس پہلے خانہ خدا کا تذکرہ ضرور کریں۔ میں یہ بھی آپ سے عرض کرونگا کہ جاپان میں اسلام کی تبلیغ کے بارہ میں ہندوستان کی اخبارات میں جو خبریں شائع ہو رہی ہیں وہ بے بنیاد ہیں۔ اس سے پہلے نہ تو کوئی مسجد ہی جاپان میں تھی اور نہ تبلیغ کا کام ہی کسی نے شروع کیا تھا۔ اب خدا کے فضل سے امید ہے کہ تبلیغ کا کام سرگرمی سے شروع ہوگا۔ والسلام۔ آپکا صادق خواجہ محمد عمر سیکرٹری اعزازی۔

عازمین حجاز کو انتباہ

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

ان ہندوستانی عازمان حجاز کو جو اسلام کے مقامات مقدسہ کی زیارت کے لئے بری رستہ سے موٹر لاریوں یا موٹر کاروں کے ذریعہ جن کے متعلق بعض کمپنیوں نے حال میں اشتہار دئیے ہیں، جانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ از سر نو متنبہ کیا جاتا ہے حکومت ہند کو اطلاع ملی ہے کہ ان حالات میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی جن کی بناپر عازمان حجاز کو پہلے بھی متنبہ کیا گیا تھا۔ اس ضمن میں یہ بتا دینا بے جا نہ ہوگا کہ ایک کمپنی موسومہ "مسلم ٹریڈنگ کارپوریشن" نے جس کے دفتر دہلی، بمبئی، اور لاہور میں ہیں۔ مورخہ ۲۔ دسمبر ۳۴ء کو اخبار "ایسٹرن ٹائمز" لاہور میں ایک اشتہار کے ذریعہ اعلان کیا کہ کمپنی مذکور کی بسیں دہلی سے نجف اور مدینہ کو ۱۹ جنوری ۳۵ء کو روانہ ہونگی۔ چونکہ ۱۹۳۴ء میں کمپنی مذکور نے اسی قسم کا جو انتظام کیا تھا وہ کاملاً ناکام رہا اور مسافر سخت مصائب کا سامنا کرتے ہوئے حجاز اس وقت پہنچے، جب فریضہ حج ادا ہوچکا تھا۔ لہذا مناسب تحقیقات کے بعد حکومت اس امر پر مجبور ہو رہی ہے کہ عازمان حجاز کو از سر نو از روئے اطلاعات خشکی کے راستوں کا ہنوز کوئی بندوبست نہیں ہوا۔ اور غالباً اس وجہ سے دوران سفر میں عازمان حجاز کو تکالیف بلکہ خطرہ کا سامنا ہوگا۔ لہذا ہندوستان کے عازمان حجاز کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ ہندوستان سے مقامات مقدسہ کو خشکی کے رستہ سفر اختیار کرنے سے مجتنب رہیں۔ اور اس معاملہ میں جو تلخ تجربات قبل ازیں ہو چکے ہیں ان سے سبق حاصل کریں۔

(لاہور۔ ۱۰ جنوری ۱۹۳۵ء)

نتیجہ امتحان سالانہ میاں صاحب

طلباء کا سالانہ امتحان شعبان کے اوائل میں مولانا عبد النور صاحب بہاری مظفرپوری نے لیا۔ ماشاء اللہ طلباء میں اکثر کامیاب رہے اور نتیجہ نہایت ہی امید افزا رہا اور ۸ طلباء امسال حدیث و تفسیر و دیگر فنون سے فارغ التحصیل ہوئے۔ لائق ہوشیار طلباء مدرسہ میں داخل کرلئے جائینگے۔ مدرسہ انکے خورد و نوش و کتب

ahmadimuslim.de

...ع ہوتا ہے۔

نمبر ۱۳

امرتسر

ابو الوفاء ثناء اللہ

۲۵ جنوری ۱۹۳۵ء یوم جمعۃ المبارک

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ	عـہ
رؤسا و جاگیرداران سے ″	۸ـ
عام خریداران سے ″	۵ـ
″ ″ ششماہی	۱۲ـ
ممالک غیر سے سالانہ	۱۰ شلنگ
فی پرچہ	۲ـ

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

مندرجہ ذیل آپ مفت حاصل کر سکتے ہیں

رسالہ امراض مخصوصہ مردمان } اس رسالہ میں مردوں کی خفیہ امراض کی وجہ تسمیہ علامات وغیرہ ... کھینچا گیا ہے اور گم شدہ طاقت بحال کرنے کیلئے اصول و نسخہ ... غیرہ میں، شدھالیہ کی تیار کردہ ادویات ہیں۔ یہ لکھنا چاہیے کہ شادی شدہ ہیں۔ طالب علم ہرگز درخواست نہ کریں۔ ایک آنہ کا ٹکٹ ...

لیکچر ہندوستانیوں کی جسمانی کمزوری } یہ لیکچر کوی نو دو دید بھوشن پنڈت ٹھاکر دت شرما ... ایس۔ پی۔ ایس کے ہال میں جادو کی لالٹین ... تمام پبلک کی خواہش کے مطابق اسکو چھپا کر مفت تقسیم کیا جا رہا ہے۔ ایک آنہ کا ٹکٹ بھیجکر منگوالیں

رسالہ ملیریا خورد } اس میں ملیریا موسمی بخار کی تشخیص ہے۔ ہر ایک شخص کو اس رسالہ کو پڑھنا ... کوئی گھر اس بیماری سے خالی نہیں رہتا۔ ایک آنہ کا ٹکٹ بھیجکر مفت منگوا...

رسالہ امرت } مشہور و معروف دوائی امرت دھارا جو ایک ہی دوائی کل امراض کا علاج ہے ... تشریح اس کے اندر ہے۔ مفت منگوالیں۔

فہرست ادویات۔ امرت دھارا اوشدھالیہ کی تمام ادویات کی فہرست بھی مفت بھیجی جاتی ...

قواعد علاج۔ جو لوگ بذریعہ خط و کتابت علاج کرانا چاہیں وہ اس کو پڑھیں مفت بھیجا جاتا ...

سو سالہ عجیب کیلنڈر مفت!

خط و کتابت کرنے کے لئے پتہ:۔ **امرت دھارا ۲۳ لاہور**

المشتہر: مینیجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ...

گھر بیٹھے انگریزی سیکھئے

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب کی تصدیق

جناب بشیر الدین صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ و ڈسٹرکٹ جج عثمان آباد (دکن) ...

"میں نے جدید انگلش ٹیچر کو از ابتدا تا انتہا نہایت غور سے پڑھا۔ مصنف نے گرامر کے متعلق ... جس طرح آسان کرکے کتاب کو مفید ترین بنا دیا ہے وہ دراصل ایک قومی خدمت ہے۔ اور ... جو گھر بیٹھے انگریزی سیکھنا چاہتے ہوں بہترین استاد مل گیا ہے" قیمت ڈیڑھ روپیہ ... اگر انگریزی، انگریزی گرامر، گفتگو، ترجمہ، اور خط و کتابت میں بہت جلد لائق نہ بنا دے ...

ملنے کا پتہ **قمر برادرز (رجسٹرڈ) ۲۱ شملہ**

... ح اخبار "اہلحدیث"

از قلم مولوی محمد یعقوب صاحب برقؔ بیاپوری

مجمع ہے یاں عشاقوں کا کیا شاں ہے کوئے اہلحدیث
زُرنی غبا تزدد حُبا کا حامی ہے کوئے اہلحدیث
اس سمت دکھائی دیتا ہے یہ حسن کوئے اہلحدیث
ہے آٹھ پہر چوبیس گھڑی اب یاد کوئے اہلحدیث
سامان مذاقِ علوم و فنون رکھتا ہے کوئے اہلحدیث
کہ جاؤں کبھی میں امرتسر دیکھوں وہیں کوئے اہلحدیث

... ے روئے اہلحدیث
... ے روئے اہلحدیث
... ت میری اٹھتی ہے نظر
... ے ذوقِ محبت میں
... کوئی اس کوچہ کو
... بھی وہ ساعت ہو

... ق یہی، ہے شوق یہی، حسرت ہے یہی ارمان ہے یہی
... ت اٹھاؤں برقؔ نظر اس سمت ہو کوئے اہلحدیث

کتب خانہ ثنائیہ امرتسر کی فہرست کتب طلب کرنے پر مفت ارسال کی جاتی ہے۔ (مہتمم)

... محصول ڈاک ۱ـ دفتر اہلحدیث امرتسر سے طلب کریں۔ (مینیجر)